Regd. E.P. 24 851

رجسٹرڈ ایل ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر
صلاح الدین ملک
ایم ۔ اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر۔
محمد حفیظ بقاپوری

شرح
چندہ سالانہ
چھ روپے
ممالک غیر
۷ ۱/۲ روپے
فی پرچہ ۲ ۰ ر

تواریخ اشاعت
۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۴	۲۱ ر امان ۱۳۳۴ھ ش ∴ مورخہ ۲۱ ر مارچ ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۱

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

لاہور ۱۱ ر مارچ سوا نو بجے ۔ الحمد للہ رات حضور کو نیند اچھی آ گئی ۔ صبح عام طبیعت اچھی ہے ۔ نقرس کی درد میں بھی کمی ہے ۔ بائیں بازو کی کمزوری میں گو کمی ہے مگر ابھی تک کچھ باقی ہے۔
لاہور ۱۲ ر مارچ بوقت ۶ بجے شب آج طبیعت بہتر اور ٹمپریچر نارمل ہے ۔ درد نقرس میں بھی کمی ہے حضور چھڑی کے سہارے کمرے میں تین مرتبہ چلے ۔ بائیں بازو کی حالت کل جیسی ہے ۔ **لاہور ۱۳ ر مارچ** بوقت دس بجے صبح ۔ رات حضور کو نیند اچھی طرح سے آ گئی ۔ طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے ۔ ٹمپریچر نارمل ہے اور درد نقرس میں بھی کمی واقع ہو گئی ہے ۔ بائیں بازو کی حالت ویسی ہی ہے ۔ ۱۴ ر مارچ صبح رات کے پہلے حصہ میں حضور کو قریباً اڑھائی گھنٹے اچھی نیند آ گئی ۔ مگر اسکے بعد معدہ کی تکلیف کیوجہ سے نیند اچاٹ ہو گئی ۔ البتہ رات کے ایک بجے کے بعد پھر کچھ نیند آ گئی ۔ مگر نیند بے چینی کیوجہ سے مسلسل نہ تھی ۔ کچھ کمزوری بھی ہے ۔ اور نقرس کی تکلیف میں بھی کسی قدر زیادتی ہو گئی ۔ ۱۶ ر مارچ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ واپس تشریف لے گئے ۔ (۱۷ ر مارچ کی الفضل صفحہ ۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

احباب حضور کی صحتِ کاملہ عاجلہ اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کیلئے دُعائیں جاری رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

اگر چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیساکہ آپ کو معلوم ہے گذشتہ ہفتہ ۲۶ ر فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ۔ اور تھوڑے سے وقت کے لئے میں ہاتھ پاؤں چلانے سے معذور ہو گیا ۔ پہلے ڈاکٹروں کا خیال ہوا کہ شائد Cerebral Thrombosis کا حملہ ہوا ہے ۔ یعنی بعض شریانوں میں خون منجمد ہو گیا ۔ اور جو خون دماغ کو غذا پہنچاتا ہے ۔ اور جس سے فکر انسانی اور عقل انسانی پیدا ہوتے ہیں ۔ اس کی کمی کی وجہ سے دماغ کا عمل معطل ہو گیا ۔ اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ۔ مگر بعد میں دوسرے ماہرین ڈاکٹر جو لاہور سے بلوائے گئے ۔ انہوں نے رائے ظاہر کی کہ یہ حملہ اتنی جلد گزر گیا ہے کہ یہی سمجھنا چاہیئے کہ دماغ کی رگ پھٹی نہیں ۔ اور نہ ہی دماغ یا دل کے Thrombosis کا حملہ ہوا ہے ۔ بلکہ صرف بعض خون کی رگیں سکڑ گئیں (Vaso Spasm) اور ان کی وجہ سے دماغ کو خوراک پہنچنی بند ہو گئی ہے ۔ ان ڈاکٹروں کا خیال تھا ۔ کہ چند ہفتوں میں دماغی حالت اپنے معمول پر آ جائے گی ۔ لیکن اب تک جو ترقی ہوئی ہے اس کی رفتار اتنی تیز نہیں ۔ پہلے دن تو میں کسی چیز کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا تھا ۔ ہاتھ ڈالتا کہیں تھا ۔ اور پڑتا کہیں تھا ۔ اب ہاتھ کی حس میں یہ تبدیلی پیدا ہو گئی ہے ۔ کہ جس چیز کو پکڑنے کا ارادہ کرتا ہوں اس تک ہاتھ پہنچ جاتا ہے ۔ یعنی فاصلہ اور جہت کا اندازہ ٹھیک ہونے لگ گیا ہے ۔ مگر اس بیماری میں لیٹے رہنے کی وجہ سے پاؤں میں کمزوری محسوس ہوتی ہے آدمیوں کے سہارے سے ایک دو قدم چل سکتا ہوں ۔ مگر وہ بھی مشکل سے اور چلنے سے پیر لڑکھڑا جاتے ہیں ۔ اور گھٹنوں میں درد معلوم ہوتی ہے ۔ دماغ اور زبان کی کیفیت ایسی ہے کہ میں تھوڑی دیر کیلئے بھی خطبہ نہیں دے سکتا ۔ اور ڈاکٹروں نے دماغی کاموں سے قطعی طور پر منع کر دیا ہے ۔ حتیٰ کہ معمولی ملاقاتوں سے بھی ۔ ان کے خیال میں مجھے کسی چیز کے متعلق سوچنا نہیں چاہیئے ۔ اور ابھی میرے سامنے تفسیر قرآن کا بہت بڑا کام پڑا ہے ۔ ان حالات میں ڈاکٹری مشورے سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ میں اہل و عیال اور دفتری عملہ کو لے کر کچھ عرصہ کے لئے یورپ چلا جاؤں ۔ تاکہ جلد ہی اس مرض کی روک تھام ہو جائے ۔ پہلے امریکہ کا خیال تھا ۔ مگر چونکہ امریکہ کا ایکسچینج نہیں ملتا ۔ اس لئے اس ارادہ کو چھوڑنا پڑا ۔ لیکن یورپین علاقہ میں انگریزی سکہ چل جاتا ہے ۔ اور برطانوی کامن ویلتھ کے مختلف علاقوں میں ہماری جماعت خدا کے فضل سے کافی تعداد میں موجود ہے ۔ مثلاً افریقہ کے کئی علاقے وغیرہ وغیرہ ۔ اس لئے یورپ جانے میں مشکلات بہت کم ہیں ۔ میں نے عزیزم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو مشورہ کے لئے تار دی تو انہوں نے تار میں جواب دیا ہے کہ خدا کے فضل سے یورپ کے بعض ممالک میں علاج کی بہت سی سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں ۔ اور کامل سامان مل سکتا ہے ۔ اسلئے بیشتر اس کے کہ تکلیف بڑھ جائے میں یورپ چلا جاؤں اور وہاں کے ڈاکٹروں سے علاج کراؤں تاکہ میں اچھا ہو کر خطبہ بھی دے سکوں ۔ تفسیر بھی مکمل کر سکوں ۔

اور جماعتی ترقی کے لئے جس غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے وہ قائم رہے ۔ چونکہ سکہ کی دقتیں یورپ کے سفر میں ہمارے راستے میں اسقدر روک نہیں ہوں گی ۔ جس قدر امریکہ کے سفر میں ہو سکتی ہیں ۔ اسلئے اس سفر کے لئے ممکن ہے کہ اگر سلسلہ کے پاس روپیہ ہو تو گورنمنٹ کی طرف سے غیر ملکی سکہ مل جائے یا اگر ہماری افریقہ کی جماعتیں اخلاص کا ثبوت دیں تو غیر ملکی سکہ کی بہت سی مشکلات انکے ذریعہ سے پوری ہو جائیں گی ۔ کیونکہ ان کے پاس وہی سکہ ہے جو یورپ میں چلتا ہے ۔ جب میں ۱۹۲۴ء میں انگلینڈ گیا تھا تو ہندوستان کی مالی حالت بہت خراب تھی اور ہندوستانی جماعت اخراجات سفر برداشت نہیں کر سکتی تھی اس وقت زیادہ ایسٹ افریقہ عراق اور چند اور غیر ممالک کے احمدیوں نے اکثر حصہ بوجھ کا اٹھایا تھا ۔ قادیان کی انجمن ہمارے کھانے کے لئے بھی خرچ نہیں بھجوا سکتی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے افریقہ اور عرب کی جماعتوں کے اندر اسقدر اخلاص اور ایمان پیدا کر دیا کہ سارے قافلے کے کھانے اور تبلیغ کا خرچ میں ادا کرتا تھا ۔ یا یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے ادا کرتا تھا ۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ میں نے مالی مشکلات کو دیکھتے ہوئے ایسٹ افریقہ کے چند دوستوں کو لکھا کہ مجھے سفر کی ضرورتوں اور جماعت کے وفد کے اخراجات کے لئے کچھ انگریزی سکہ قرض کے طور پر دے دیں ۔ وہ آدمی تو تھوڑے سے تھے مجھے یاد ہے کہ اس وقت تک ایسی حیثیت کے آدمی چند تھے ۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ۔ میاں اکبر علی صاحب ۔ سید معراج الدین صاحب اور بابو محمد عالم صاحب ممباسوی ایسی حالت میں تھے ۔ کہ کچھ قرض دے سکیں ۔ لیکن ایمان دنیا کے خزانوں سے بڑا ہوتا ہے ۔ ایمان نے ان کی تمام مالی کمزوریوں کو دور کر دیا ۔ مجھے یاد ہے کہ بابو اکبر علی صاحب نے اپنی تجارت کا ایک حصہ نیلام کر دیا ۔ اور روپیہ مجھے قرض بھجوا دیا ۔ چونکہ یہ جماعتی حساب میں تھا جماعت نے ادا کر دیا ۔ مگر اسوقت ایک عجیب لطیفہ ہوا جو خدا کی قدرت کا نمونہ تھا ۔ عراق میں ہمارے صرف ایک احمدی دوست تھے ۔ اور ان کی مالی حالت کچھ اچھی نہیں تھی ۔ میں نے ان کو بھی خط لکھا ۔ انہوں نے اپنے کسی اور دوست سے ذکر کر دیا ۔ ایک دن لنڈن کے ایک بنک نے مجھے اطلاع دی کہ تمہارے نام اتنے سو پونڈ آیا ہے ۔ میں نے سمجھا کہ قادیان نے مبلغین کے قافلے کا خرچ بھجوایا ہے ۔ لیکن دریافت کرنے پر بنک نے بتایا کہ قادیان یا ہندوستان سے وہ روپیہ نہیں آیا بلکہ عراق سے آیا ہے ۔ میں نے بیت المال قادیان کو اطلاع دی کہ آپ لوگوں نے قرض کی تحریک کی تھی اور میں نے بھی اس کی تصدیق کی تھی ۔ اس سلسلے میں روپیہ آنا شروع ہوا ہے ۔ آپ نوٹ کر لیں اور چونکہ بعد میں ادا کرنا ہے ۔ اور عراق کا پتہ ان کو بتا دیا ۔ کہ یہاں سے اتنے سو پونڈ آیا ۔

(ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا)

جب میں ہندوستان واپس آیا تو میں نے اس وقت کے ناظر صاحب بیت المال سے کہا کہ کیا اس روپیہ کا پتہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رجسٹریاں لکھ لکھ کر تھک گئے ہیں۔ سارے احمدی انکاری ہیں۔ کہ ہم نے روپیہ نہیں بھیجا۔ میں نے اس سعید غیر احمدی کو خط لکھنے شروع کئے۔ کہ اتنا روپیہ آپ کی طرف سے ملا ہے۔ یہ غالباً اس قرضہ کی تحریک کے نتیجہ میں ہے جو بیت المال کی طرف سے کی گئی تھی۔ آپ اطلاع دیں۔ تاکہ سلسلہ اس کو اپنے حساب میں درج کرے۔ لیکن کئی ماہ مسلسل رجسٹری خطوط بھجوانے کے بعد ایک جواب آیا۔ اور وہ جواب یہ آیا کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ کہ میں نے سلسلہ احمدیہ کو کوئی قرض دیا ہے۔ چھ سو یا آٹھ سو پونڈ انہوں نے لکھے کہ میں نے لنڈن بنک کے ذریعہ آپ کو بھجوائے تھے۔ مگر وہ بیت المال کو قرض نہیں بھجوائے گئے۔ بلکہ وہ آپ کو نذرانہ تھے۔ اس خط کے وصول ہونے پر میری حیرت کی حد نہ رہی۔ کہ اس غیر احمدی کو اللہ تعالےٰ نے وہ توفیق دی۔ جو کئی احمدیوں کو بھی نہ ملی تھی۔ ممکن ہے غیر احمدیوں میں کوئی مالدار ہو۔ مگر میرے علم میں تو غیر احمدیوں میں بھی کوئی اتنا مالدار نہیں تھا۔ جو اس بشاشت سے چھ یا آٹھ سو پونڈ نذرانہ بھجوا دے۔ مگر بہرحال چونکہ وہ سلسلہ کے لئے مدنظر تھا۔ اور وہ بھیجنے والا غیر احمدی تھا۔ اس لئے میں نے نوٹ کر لیا کہ یہ روپیہ سلسلہ کا ہے۔ اور مسجد لنڈن کے حساب میں میں نے وہ رقم بنک میں جمع کرا دی اور حساب کر کے گذشتہ سال تحریک جدید کو مسجد لنڈن کے حساب میں ۱۳۰۷ یا ۷۵۰ پونڈ ادا کر دیئے۔ جس سے مسجد لنڈن کی مرمت وغیرہ ہوئی۔ اور خدا تعالےٰ نے خانۂ خدا خانہ کفر میں بنوانے کی توفیق بخشی۔ اس نے وہ نذرانہ بھیجکر مجھ پر احسان کیا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق بخشی کہ میں اس کے احسان کی قدر اس صورت میں ظاہر کروں۔ کہ وہ روپیہ خانۂ خدا کے بنانے پر خرچ ہو جائے۔

اس وقت ہماری جماعت اُس وقت سے کئی گنے زیادہ ہے۔ بلکہ شاید بیسیوں گنے زیادہ ہے۔ اور اگر مرکز احمدیت کی تحریک پر وہ لوگ بھی انگریزی سکّہ سے ہماری مدد کریں خواہ قرض کے طور پر ہی ہو۔ تو یہ سفر ہمارا آسانی سے گزر جاتا ہے۔ چونکہ میں بیماری کی وجہ سے جا رہا ہوں۔ اس لئے امید ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بہت سا انگریزی سکہ خریدنے کی اجازت مل جائے گی۔ لیکن وہ لوگ جن پر پاکستانی قانون نہیں چلتا۔ اگر انگریزی سکہ بھی مہیا کر دیں۔ تو انٹرنیشنل قانون کے ماتحت یہ جرم نہیں۔ اللہ تعالےٰ احباب جماعت کو یہ توفیق دے۔ کہ وہ اپنے فرض کو سمجھ سکیں۔ ادا کر سکیں۔ تاکہ اگر وحی جلی ان پر نازل نہیں ہوئی۔ تو وحی خفی تو ان پر نازل ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء عنقریب تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن پر ہم وحی کریں گے۔ گویا جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کرتا تھا۔ وہ وحی کے ماتحت کرتا تھا۔ یہی معاملہ خدا کا میرے ساتھ رہا ہے۔ میں نے تو ہمیشہ خدا تعالےٰ کا ہاتھ پکڑا ہے۔ اور اس سے کہا ہے کہ اپنے نوکر کو دوسروں کی ڈیوڑھی سے مانگ کر گزارہ کرنے پر مجبور مت کر۔ اس میں نوکر کی ہتک نہیں۔ آقا کی ہتک ہے۔ اگر میرا نوکر دوسرے کے گھر سے روٹی مانگے۔ تو وہ میری عزت برباد کرتا ہے۔ اس لئے کبھی انسان کے مال پر نہ میں نے نظر رکھی ہے۔ نہ آئندہ کبھی رکھوں گا۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ میری خود ہی مدد کی ہے۔ اور آئندہ بھی وُہی مدد کرے گا۔ کسی نے میری مدد نہیں کی۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس سے بیسیوں گنے اس کی مدد نہ کی ہو۔ درجنوں مثالیں اس کی موجود ہیں۔ جو چاہے میں اس کا ثبوت دے سکتا ہوں۔ تاکہ کوئی یہ نہ شبہ کرے کہ میں لوگوں پر اثر ڈالنے کے لئے یہ بات کر رہا ہوں۔ آخر وہ اس کا کیا جواب دے گا۔ کہ ایک شخص جو بالکل غریب حالت میں تھا۔ اس نے میری مدد کی۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس کو دولت دے دی۔ یا اُس کی اولاد کو اتنی تعلیم دلا دی۔ کہ وہ صاحب اثر و رسوخ بن گیا۔

خیال ہے خدا توفیق دے تو اپریل میں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جاؤں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے لئے راستہ کھول دے۔ اور اگر یہ سفر اللہ تعالےٰ کی منشاء کے بموجب ہے۔ تو اس کو صحت کا موجب بنائے۔ دوستوں نے سفر امریکہ کے لئے گزشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ حفاظت خاص یعنے جماعتِ احمدیہ کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقوم تجویز کی گئی تھیں۔ گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے۔ مگر جتنی ضرورت ہے اتنا نہیں آیا۔ اس لئے میں اپنے محبوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو۔

اس موقعہ پر میں یہ کہنے میں بھی فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے جو شکوہ پیدا ہوا تھا کہ اس سال تحریک کے وعدے پورے نہیں آ رہے۔ خدا تعالےٰ نے جماعت کو اس شکوہ کے دور کرنے کی توفیق بخش دی ہے۔ اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے آج کی تاریخ تک قریباً چھ ہزار کے وعدے زائد آ چکے ہیں۔ اور موجودہ رفتار پر قیاس رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ میعاد کے آخر تک اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت سے چالیس پچاس ہزار روپے کے وعدے بڑھ جائیں گے۔ دنیا کی نظروں میں یہ بات عجیب ہے۔ مگر خدائے عجیب کی نظر میں یہ بات عجیب نہیں۔ کیونکہ اس کے مخلص بندوں کے ہاتھوں سے ایسے معجزے ہمیشہ ہی ظاہر ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر ہوتے چلے جائیں گے۔ پہلے بھی خدا تعالےٰ ایسے ہی بندوں کے چہروں سے نظر آتا رہا ہے۔ اور اب ہمارے زمانہ میں بھی ایسے ہی انسانوں کے چہروں سے خدا نظر آئے گا۔ اور ان کے دلوں اور ایمانوں سے ایسے معجزے ظاہر نہیں ہوں گے بلکہ برسیں گے۔ منکر انکار کرتے چلے جائیں گے۔ جبرائیل کا قافلہ بڑھتا جائے گا۔ اور آخر عرش تک پہنچ کر دَم لے گا۔ عرش کا راستہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اپنی امت کے لئے کھول دیا ہوا ہے۔ اب کوئی ماں ایسا بیٹا نہیں جنے گی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھولا ہوا راستہ بند کر سکے۔ شیطان حسد سے مر جائے گا۔ مگر خدا تعالےٰ کی مدد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطانی حسد کی آگ سے بچا لے گی۔ دوزخ چاہے گندھک کی آگ کی بنی ہوئی ہو۔ یا حسد کی آگ سے۔ صاحب الخلق رسول صلعم اس سے محفوظ کیا گیا ہے۔ اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ دوزخ کے شرارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے لئے ہیں۔ اس کے دوستوں کے لئے کوثر کا خوشگوار پانی اور جنّت کے ٹھنڈے سائے ہیں۔ صرف اتنی ضرورت ہے کہ وہ ہمّت کر کے ان سایوں کے نیچے جا بیٹھیں۔ اور آگے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کوثر کا پانی لے لیں۔ لوگ اپنے ماں باپ کی زمینوں اور مکانوں کو نہیں چھوڑتے۔ اور ملک کی اعلےٰ عدالتوں تک جاتے ہیں۔ کہ ہمارا ورثہ ہمیں دلوایا جائے۔ اگر مسلمانوں میں سے کوئی بدبخت اپنے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ورثہ کو نظر انداز کرتا ہے۔ تو اس پر افسوس ہے۔ اس کو تو فیڈرل کورٹ تک نہیں بلکہ عرش کی عدالت تک اپنے مقدمہ کو لے جانا چاہیئے۔ اور اپنا ورثہ لے کر چھوڑنا چاہیئے۔ اگر وہ ہمت نہ ہارے گا۔ اگر وہ دل نہ چھوڑے گا۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ اس کو ملے گا۔ اور ضرور ملے گا۔ صاحب العرش کی عدالت کسی کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتی۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی باپ دنیا کے ظالم دادوں کی طرح اپنے پوتوں کو طبعی حق سے محروم نہیں کرتا۔ بلکہ جب وہ اس سے اپیل کرتے ہیں۔ وہ اُن کے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ اُن کو دیتا ہے۔ بلکہ ورثہ کے حصّہ سے بھی بڑھ کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ رحیم کریم ہے۔ اور وہ رحیم کریم یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان کی روحانی اولاد اپنے ورثہ سے محروم ہو جائے۔ سو دوستو بڑھو کہ تمہیں ترقی دیجائے گی۔ قربانی کرو کہ تمہیں دائمی زندگی عطا کیجائیگی۔ اپنے فرض کو پہچانو کہ خدا تعالےٰ اس سے بڑھ کر اپنے فرض کو پہچانے گا۔ اور جب وہ وقت آئے گا تو نہ صرف تمہارے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے۔ بلکہ ہر وہ گوشت کا لوتھڑا جو تمہارے جسم سے نکلے گا۔ اس کو بھی برکتوں کی چادر میں لپیٹ کر بھیجا جائے گا۔ اور جو تمہارے ہمسائے میں رہے گا۔ اس پر بھی برکتیں نازل ہونگی۔ جو تم سے محبت کریگا۔ اس سے خدا تعالےٰ محبت کریگا۔ اور جو تم سے دُشمنی کریگا۔ اس سے خدا تعالیٰ دشمنی کرے گا۔

مَیں نے آپ کو کبھی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے باہر جانے کی کوئی سکیم بنائیں۔ یہ سکیم آپ لوگوں کی طرف سے پیش ہوئی۔ آپ نے ہی اسے منظور کیا۔ میں نے ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں کہا۔ اب آپ کا فرض ہے۔ کہ تکلیف اُٹھا کر بھی جو ریزولیوشن آپ نے پاس کیا تھا۔ اس کو پورا کریں۔

دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ

قادیان میں ایک امانت فنڈ کی میں نے تجویز کی تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ قادیان کی ترقی کے لئے احباب کثرت سے امانتیں قادیان میں جمع کروائیں۔ خاص خاص وقت پر ایسے اغراض کے لئے خلیفۂ وقت اور جماعت بوقت ضرورت کچھ قرض لے لیا کریں گے۔ اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہے گا۔ اور بغیر ایک پیسہ چندہ لئے جماعت کے کام ترقی کرتے رہیں گے۔ قادیان میں اسی تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے ستائیس لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا۔ اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پا جاتے تھے۔ چنانچہ اسی تحریک کا نتیجہ تھا۔ کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لُٹ گیا۔ تو جماعتِ احمدیہ کے افراد محفوظ رہے۔ اور ان کو اس امانت کے ذریعے دوبارہ پاکستان میں پاؤں جمانے کا موقع مل گیا۔ اس کی تفصیل کہ کس طرح اس روپیہ کو نکالا اور خرچ کیا۔ اور پھر احباب کو واپس کیا۔ یہ تو جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی۔ تو اس میں تفصیلاً آئے گا۔ مگر بہرحال جس طرح جماعت کے افراد اپنے پاؤں پر کھڑے رہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اگر اب بھی دوست میری بات کو مانیں گے۔ تو انشاء اللہ پھر بڑی بڑی برکتیں حاصل کریں گے۔ انہیں اغراض کے ماتحت روپیہ جمع کرانا ہو گا۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک صدر انجمن احمدیہ اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ وار ہونگے۔ جس طرح پہلے دَور میں ذمہ دار تھے۔ اور ایک ایک پیسہ احباب کو ادا کر دیا تھا۔ روپیہ کا گھر میں پڑا رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر۔ ان کی تعلیم اور پیشوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑا تھوڑا یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن احمدیہ خزانہ میں جمع کراتے رہیں۔ اور اس کا نام امانت خاص رکھیں۔ یہ امانت اوپر کے بیان کردہ اغراض کے لئے ہوگی۔ صرف اتنا فرق ہوگا۔ کہ جو شخص اپنی امانت میں سے دس ہزار روپیہ یا اس سے زائد لینا چاہے۔ اسے عام طور پر ساٹھ دن کا نوٹس دینا ہو گا۔ مگر یہ ضروری نہیں امانت داروں کی ضرورت کے مطابق فوری روپیہ بھی ادا کر دیا جائے گا۔ مگر جو لوگ چند سو یا ہزار لینا چاہیں گے۔ ان کو بغیر کسی نوٹس کے فوری طور پر روپیہ ادا ہو جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سلسلہ کی تمام خواتین اور مرد میری اس تحریک پر لبیک کہیں گے۔ اور بغیر پیسہ خرچ کرنے کے دین و دنیا کے لئے ثوابِ عظیم کمائیں گے۔ اور انشاء اللہ یہ امانت ان کی مالی ترقی کا بھی موجب بنے گی۔ اور اس کے لئے سکیم آئندہ بنائی جائے گی۔ چونکہ یہ ایک مؤقت امانت ہوگی۔ جس کے لئے ساٹھ دن کے نوٹس کی شرط ہوگی۔ یہ قرضہ بن جائے گا۔ اور زکوٰۃ سے آزاد ہو جائے گا۔ اور ان کے کام میں کوئی نقص نہیں ہو گا۔ اگر جماعت کے مرد اور عورتیں اس طرف توجہ کریں۔ تو پندرہ بیس لاکھ روپیہ چند روز میں جمع ہونا مشکل نہیں۔ اور یورپ کا سفر اور سلسلہ کے کام بسہولت جاری رہ سکیں گے۔ اور مالی اعتبار سے بھی مجھے بے فکری رہے گی۔

میں اس وقت بالکل بیکار ہوں۔ اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔ اس لئے اپنے پُرانے حق کی بناء پر جو پچاس سال سے زیادہ عرصہ کا ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے بے عملی کی زندگی سے بچائے۔ کیونکہ اگر یہ زندگی خدانخواستہ لمبی ہوتی ہے۔ تو مجھے اپنی زندگی سے موت زیادہ بھلی معلوم ہوگی۔ سو میں خدا سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے خدا جب میرا وجود اس دنیا کے لئے بے کار ہے۔ تو تُو مجھے اپنے پاس جگہ دے۔ جہاں میں کام کر سکوں۔ سو اگر چاہتے ہو۔ کہ میری نگرانی میں

اِسلام کی فتح کا دِن دیکھو۔ تو دُعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ۔ تاکہ خدا تمہاری مدد کرے۔ اور جو کام ہم نے مل کر شروع کیا تھا۔ وہ ہم اپنی آنکھوں سے کامیاب طور پر پورا ہوتا دیکھیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس امانت کی تحریک کے متعلق مجھے بار بار تحریک کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بلکہ احباب جماعت اور خواتین خود ہی یہ تحریک اپنے دوستوں میں کرتے رہیں گے۔ اور اس کو زندہ رکھیں گے۔

جب ۱۹۲۴ء میں میں نے لندن کا سفر کیا تھا۔ تو اس قدر مالی تنگی ہو گئی تھی۔ کہ تبلیغ کے لئے جو وفد گیا تھا۔ اس کا خرچ بھی مجھ کو ہی دینا پڑا تھا۔ مگر اب ڈاکٹروں کی ہدایت ہے کہ فکر بالکل نہ کریں۔ اگر یہ تجویز کامیاب ہو جائے۔ تو میری فکر بھی دُور ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اس نیکی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی۔

۱۱-۳-۵۵

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

اور

دوستوں کو دُعا کی تحریک

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی رپورٹ باقاعدہ الفضل میں چھپ رہی ہے۔ اور جماعت کے مخلصین دعاؤں اور صدقہ و خیرات میں مصروف ہیں لیکن حضور کی بیماری کے بعض پہلو ایسے ہیں کہ ان کے پیش نظر اس سے زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو جماعت کے احباب اس موقع پر کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت فالج کا حملہ چند گھنٹے کے اندر اندر بڑی حد تک صاف ہو گیا اور حضور خدا کے فضل سے ہوش و حواس میں ہیں۔ اور باتیں بھی کرتے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ بیماری کے مندرجہ ذیل اثرات ابھی تک قائم ہیں۔ اور ان کا قائم رہنا طبعاً فکر پیدا کر رہا ہے۔ مثلاً

(۱) بائیں بازو پر فالج کا اثر ابھی تک چل رہا ہے۔ اور گو حضور اس بازو کو حرکت دے سکتے ہیں۔ لیکن یہ حرکت مکمل نہیں ہے۔ اور جسم کے اس حصے کی حِس ابھی تک پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔

(۲) حضور کے اعصاب پر بھی کافی اثر باقی ہے۔

(۳) اور کچھ اثر حافظہ اور پہچان پر بھی ہے۔

اِن اثرات کا جاری رہنا یقیناً فکر پیدا کرتا ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت کی بحالی کے لئے بیش از بیش توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں۔ حضور کی خلافت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی خاص بشارات کا پایا جانا اور پھر حضور کے کاموں کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح خاص نصرت اور تائید کے ساتھ نوازا ہے اس کا یہ تقاضا ہے۔ کہ جماعت اِس موقع پر نہایت توجہ اور الحاح کے ساتھ دُعاؤں میں حصہ لے اور خدا تعالیٰ کے فضل و رحمت کی جاذب بنے۔

وَالسَّلَام

(خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۵ مارچ ۱۹۵۵ء) (الفضل ربوہ ۶-۳-۵۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۲ مارچ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی بی بی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ اور جناب چوہدری ناصر محمد صاحب سیال ابن جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی تقریب نکاح عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے (مفصل آئندہ)

قادیان - ۱۶ مارچ - مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ بکار سلسلہ چندی گڑھ تشریف لے گئے۔

بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں احباب کے ایک خاص اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی برکات کا ذکر کر کے دعاؤں اور حضور کے تازہ پیغام پر عمل پیرا ہونے کی تحریک جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے فرمائی۔ اور آپ کے ارشاد پر ملک صلاح الدین صاحب (قائم مقام ناظر بیت المال) نے حضور کا پیغام مندرجہ الفضل سنایا اور حضور کے سفر یورپ کے لئے مزید چندہ دینے کی تحریک کی۔ احباب قادیان نے بہترین اخلاص کا مظاہرہ کرتے ہوئے قریباً ایک ہزار روپے کے وعدے کئے جن کا بیشتر حصہ نقد ادا کر دیا۔

۱۹ مارچ - حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی جو ۵ مارچ کو ربوہ سے واپس تشریف لائے تھے۔ تاحال قادیان میں مقیم ہیں۔

جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (ناظر دعوۃ و تبلیغ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عیادت کے لئے دو ایک دن میں ربوہ تشریف لے جا رہے ہیں۔

معارف القرآن

نیک فطرت انسان

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّا اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا.........

الی قولہ تعالیٰ يَخْتَلِفُوْنَ (یونس ۲۰)

ترجمہ۔ اور تمام لوگ ایک ہی گروہ بنے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے آپس میں اختلاف پیدا کر لیا۔ اور جو بات تیرے رب کی طرف سے پہلے بصورت وعدہ آ چکی ہے۔ اگر وہ مانع نہ ہوتی۔ تو جس امر میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ صادر کیا جا چکا ہوتا۔

تشریح۔ لوگوں کے ایک اُمّت ہونے کے کئی معنے ہیں:۔

(۱) ہم نے تو لوگوں کو ابتدا میں ایک ہی راہ پر چلایا تھا۔ پھر وہ بگڑ گئے۔ جس کے معنے یہ ہوئے کہ ہم نے تو انسان کے اندر ہدایت کا مادہ رکھا تھا۔ اور صحیح راستہ بھی بتا دیا تھا۔ مگر انسان خود ہی اس راستہ کو چھوڑ کر گمراہی کی طرف چل پڑا۔

(۲) لوگ ہمیشہ نبیوں کے ذریعہ ایک طریقہ پر قائم کئے جاتے ہیں۔ مگر وہ پھر اختلاف کر بیٹھتے ہیں۔ اگر ہم نے یہ وعدہ نہ کیا ہوتا کہ عذاب بغیر تنبیہ کے نہ آئے گا۔ تو ہم انہیں ہلاک کر دیتے۔ مگر وعدہ ہے۔ اس لئے ہم پھر نبی بھیجتے ہیں۔ پھر وہ لوگ ان کو مان کر ان کے ہاتھوں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد اختلاف کر بیٹھتے ہیں۔ ان معنوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نبی کے ذریعہ سے قائم شدہ اتحاد کو مٹانے والا دنیا کی تباہی کو بلاتا ہے۔ اس لئے وہ سخت عذاب کا مستحق ہے۔

(۳) لوگ ہمیشہ ایک ہی راہ اختیار کرتے ہیں۔ پہلے لوگوں نے بھی نبیوں کی مخالفت کی۔ اور ان کے ساتھ توافق نہ کیا۔ اب یہ بھی ویسا ہی کرتے ہیں۔ اگر ہمارا یہ فیصلہ نہ ہوتا کہ انسان کو ہدایت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور رحم غالب رہے گا۔ تو اس جرم کی وجہ سے اُن کا فیصلہ ہی کر دیتے۔

کلام سیّد الانام

صُحبت کا اثر!

(۱) حضرت ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بُرے ہم نشین اور اچھے ہم نشین کی مثال عطار اور لوہار کی مثال ہے۔

عطار کے پاس اگر تو بیٹھے گا۔ تو یا وہ تجھے تحفہ دے گا یا تو اس سے خوشبو دار چیز مول لیگا ورنہ کم سے کم خوشبو تو تجھے پہنچے ہی گی۔ اور لوہار کے پاس بیٹھنے کی صورت میں تیرے کپڑے جلیں گے ورنہ دُھوئیں کی بُو وغیرہ تجھے دُکھ دے گی۔ (بخاری)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے مذہب پر اس کے دوست کا بھی اثر ہوتا ہے۔ پس آدمی کو چاہیئے کہ اچھی طرح دیکھ لیا کرے کہ کس کو دوست بنانے لگا ہے۔ (ترمذی)

ملفوظات امام الزمانؑ

اِسلام کی ساری تصویر"

"عزیزو! اپنے سلسلہ کے بھائیوں سے ...... خاص طور سے محبت رکھو۔ اور جب تک کسی کو نہ دیکھو کہ وہ اس سلسلہ سے کسی مخالفانہ فعل یا قول سے باہر ہو گیا ہے تب تک اس کو اپنا ایک عضو سمجھو۔ لیکن جو شخص مکاری سے زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ اپنی بد عہدیوں یا کسی قسم کے جور و جفا سے اپنے کسی بھائی کو آزار پہنچاتا ہے یا وساوس و حرکات مخالف عہد بیعت سے باز نہیں آتا وہ اپنی بد عملی کی وجہ سے اِس سلسلہ سے باہر ہے۔ اس کی پرواہ نہ کرو۔

چاہیئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے۔ اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو۔ اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو۔ اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو۔ اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولا حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دُکھ اُٹھاؤ۔ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۳۳۹)

(مرتبہ محمد حفیظ بقاپوری)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے لئے دُعاؤں کی تحریک

بیماری کی تشخیص کے متعلق ڈاکٹر صاحبان کی رائے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیماری کے متعلق الفضل کے خاص نمبر مورخہ ۶/۳/۵۵ میں دُعا کی تحریک شائع ہوئی تھی۔ اور الحمد للہ کہ جیسا کہ دوستوں کے خطوط سے ظاہر ہوتا ہے اس تحریک کی وجہ سے جماعت میں دُعاؤں کی طرف بیش از پیش توجہ پیدا ہوئی ہے۔ بعد کی رپورٹ یہ ہے کہ خدا کے فضل سے حضرت صاحب کی حالت میں مزید افاقہ کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ اور بائیں بازو کے اثر میں تخفیف پیدا ہونے کے علاوہ اعصابی حالت میں بھی افاقہ محسوس ہو رہا ہے۔ چنانچہ کل صبح ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش صاحب نے لاہور سے آکر حضرت صاحب کا معائنہ کرنے کے بعد رفتار صحت کے متعلق تسلی کا اظہار کیا۔ اور رات نے دنوں کے بعد حضور کو بستر سے سہارے کے ساتھ اٹھا کر آرام کرسی پر بٹھایا گیا۔ اور اس کے بعد تین چار قدم سہارے سے چلایا بھی گیا۔ جس کی وجہ سے حضور کی طبیعت میں مزید بشاشت پیدا ہوئی۔ یہ سب ہمارے آسمانی آقا کے فضل و کرم اور دوستوں کی درد مندانہ دعاؤں کا نتیجہ ہے وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ فنعم المولیٰ ونعم الوکیل۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیماری کی تشخیص کے متعلق بھی یہ اظہار کر دینا ضروری ہے۔ کہ سب ڈاکٹر صاحبان اس تشخیص پر متفق نہیں ہیں کہ یہ ضرور فالج ہی کا حملہ ہے۔ بلکہ گو بعض ڈاکٹر اسے فالج کی ہلکی قسم پریسنر ([illegible]) کا حملہ قرار دیتے ہیں۔ مگر بعض ڈاکٹر اسے فالج قرار نہیں دیتے۔ بلکہ صرف خاص قسم کی اعصابی تکلیف کا دَورہ خیال کرتے ہیں۔ بہرحال تشخیص جو بھی ہے دوستوں کو چاہیئے کہ حضور کی کامل اور عاجل صحت کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اور دوسرے دوستوں میں بھی تحریک کرتے رہیں۔ کیونکہ ہمارا اصل سہارا خدا کی رحمت پر ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ع

"تیری رحمت ہے میرے گھر کا شہتیر"!

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۸ مارچ ۱۹۵۵ء

(بقیہ صفحہ ۹) ششم۔ ہر سال علاوہ سالانہ کانفرنس کے ایک مشاورتی اجلاس بلایا جائے۔ جس میں جماعت کے سرکردہ اصحاب کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ اور یہ اجلاس سالانہ کانفرنس سے چھ ماہ بعد یعنی جولائی کے شروع میں ہو۔

ہفتم۔ مشن ہوس کے لئے ایک پہرہ دار اور نوکر رکھا جائے۔

ہشتم۔ آئندہ کے لئے سالانہ کانفرنس کے موقع پر ہر جماعت دو دو غیر احمدی افراد اپنے اخراجات پر لانے کی ذمہ دار ہوگی۔ تا وہ احمدیت یا حقیقی اسلام کی تعلیم مرکز میں آکر اپنے کانوں سے سُن سکیں۔ اور دیگر کاروائی کو آنکھوں سے دیکھ کر احمدی و غیر احمدی میں صحیح موازنہ کر سکیں۔

وعدہ ہائے تحریک جدید

مندرجہ بالا تجاویز کے بعد محترم مولوی نذیر احمد صاحب علی امیر سیرالیون نے تحریک جدید کے چندہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ تحریک جدید کی اہمیت ضرورت اور اس کے اصل مقصد کو واضح کرتے ہوئے احباب کو اس میں حصّہ لینے کی تلقین کی۔ باوجود اس کے کہ افراد جماعت پہلے ہی ایک مالی تحریک میں حصّہ لے چکے تھے۔ پھر بھی احباب اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئے اور تحریک جدید کے فنڈ میں ۳۲ پونڈ کی رقم فوراً جمع ہو گئی۔ اور کچھ وعدے بھی پیش ہوئے۔ شام کو ۷½ بجے آخری دُعا پر کانفرنس ختم ہوئی۔

سالانہ کانفرنس کی مختصر روئداد ہدیۂ قارئین کرنے کے بعد عاجز درخواست کرتا ہے کہ سیرالیون مشن کی کامیابی اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ نیز جو اصحاب اس وقت تک حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں انکی استقامت اور اخلاص ایمان میں نمایاں تبدیلی کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

تمام خریداران بدر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ مارچ ۱۹۵۵ء سے سابقہ چٹ نمبروں میں کچھ تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ لہذا آئندہ خط و کتابت کرتے وقت نئے نمبروں کا حوالہ دیا کریں۔

(مینیجر)

شذرات

کمیونزم میں آزادی

کمیونسٹ ممالک میں ہر طرح کی آزادی کا ڈھنڈورہ رچایا جاتا ہے۔ دور کے ڈھول سہانے۔ غریب طبقہ بدحالی کے باعث ان کی خوشنما باتوں کی فریب میں آ جاتا ہے۔ روس اور چین کی آزادی کا مختصر حال پرتاپ جالندھر کی ۲ مارچ کے ایشوع کے ذیل کے اقتباس سے ظاہر ہے:۔

"برطانوی لیبر پارٹی کا ایک وفد چین گیا اس نے اپنی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا اس کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ آئندہ پندرہ بیس سال میں چین میں انسان نہیں بلکہ مشینیں پیدا ہوا کریں گی۔ دماغی آزادی پر کمیونسٹ چین میں سب سے پہلے وار کیا گیا ہے۔"

"ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ ایک مقام پر بھارت میں دورہ کرنے والے روسی وفد کے لیڈر نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا کہ روس میں اخبارات کو کمل آزادی ہے۔ روس میں صحافتی آزادی کا اندازہ تو اس بات سے لگ سکتا ہے کہ ماسکو ریڈیو اخبارات کو یہ حکم دیتا ہے کہ کس خبر کو کہاں شائع کرنا ہے۔ کس خبر میں سے کیا کاٹنا ہے۔ اور کس خبر کی کیا سرخیاں ہوتی ہیں۔ جب سرکاری مداخلت کی یہ حالت ہے تو کسی کی آزادی کیا رہی۔ کچھ عرصہ ہوا ماسکو کے سرکاری اخبار "پراودا" اور لنڈن کی کنزرویٹو پارٹی کے سرکاری اخبار "ڈیلی میل" میں صحافتی آزادی پر بحث چھڑ گئی۔ دونوں نے ایکدوسرے کو خوب چیلنج دئے آخرکار "ڈیلی میل" نے "پراودا" سے سوال کیا کہ کیا وہ اسبات کیلئے تیار ہے کہ وہ "ڈیلی میل" کے ایڈیٹوریل اپنے کالموں میں روزانہ شائع کرے گا۔ اگر وہ تیار ہو تو "ڈیلی میل" اقرار کرتا ہے کہ وہ "پراودا" کے آرٹیکل شائع کر دیگا۔ "پراودا" کے انتظار کئے بغیر "ڈیلی میل" نے اس کے ایڈیٹوریل اپنے کالموں میں نقل کرنا شروع کر دئے لیکن "پراودا" آئیں بائیں شائیں کر کے رہ گیا۔"

فرقہ پرستی کیسے دور ہو

مسٹر گوپی ناتھ امن نے دہلی سٹیٹ اسمبلی میں کہا کہ فرقہ پرستی صرف فرقہ پرستی کے خلاف رائے عامہ کو منظم کرنے سے ہی ختم ہو سکتی ہے۔

امن صاحب کا یہ قول سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ ورنہ آج کل تو کہیں گئوسیوا کے نام پر اور کہیں کسی اور بات کے نام پر فرقہ پرستی کے حق میں رائے عامہ منظم کی جاتی ہے۔ کانگریسوں اور بہی خواہانِ قوم کا فرض ہے کہ وہ فرقہ پرستی کے خلاف رائے عامہ کو منظم کریں۔ تاکہ یہ بھیانک اژدہا جو ملک اور قوم کیلئے ایٹم بم سے بھی کم ہلاکت خیز نہیں ہمیشہ کی نیند سلایا جا سکے۔ ہم بعض مثالیں دے کر ظاہر کرتے ہیں کہ کس کس رنگ میں فرقہ پرستی کی [illegible] کی فضائے امن کو مسموم کرتی ہے۔

(۱) اگر کسی جگہ کے مسلمان مساجد اور اوقاف کو پناہ گزینوں سے خالی کرانا چاہیں تو ان کے مطالبہ کو ٹھکرانے کی ہر طرح کوشش کی جاتی ہے۔ اور مسلمانوں کے جائز مطالبہ کو مفاد پرستی اور تعصب اور تنگ نظری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۲) جو مسلمان پاکستان نہیں گئے لیکن ان کی جائدادیں ناجائز طور پر کسٹوڈین قبضہ نہ صرف کسٹوڈین کے اہلکار بلکہ عوام بھی مالکان جائداد کو محروم کرنے کیلئے ہر طرح کا جتن لگاتے ہیں۔ اور مقدمات کو طول دیتے ہیں۔ اور تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔

(۳) مرکزی حکومت کی طرف سے جب بھی اعلیٰ ملازمتوں کے لئے امتحان لئے جاتے ہیں تو نتیجہ نکلنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک بھی مسلمان کامیاب قرار نہیں پایا۔ ہندوستان کے برابر کے شہری ہونے کے باعث جب مسلمان بجا طور پر واویلا کرتے ہیں کہ یہ اندھیر نگری کیوں ہے تو فرقہ پرست اخبارات فوراً پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اور یہ عذر کرتے ہیں کہ مسلمان نااہل و ناقابل تھے اسلئے ناکام ہوئے۔ گویا کہ تقسیم ملک کے بعد نااہلیت مسلمانوں کے حصہ میں آ چکی ہے۔

(۴) بعض افسران جا و بے جا طور پر ہندی کو ہر ایک جگہ ٹھونسنے اور اردو کو ہر ایک جگہ سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کا باعث محض تعصب ہے۔ بھلا دہلی جیسے اردو کے مرکز میں اردو مدارس کو کارپوریشن کی طرف سے یہ حکم دیا جانا کہ سارا ریکارڈ ہندی میں رکھو اور کارپوریشن کے تمام بورڈوں سے اردو کو خارج کر دینا کونسی ملکی خدمت ہے؟ کیا اردو غیر ملکی زبان ہے؟ کیا وہ آئین کی تسلیم شدہ زبانوں میں سے نہیں؟

(۵) علی گڑھ وغیرہ جہاں بھی فرقہ دارانہ فسادات ہوئے قتل مسلمان ہوئے۔ لوٹے مسلمان گئے۔ زخمی مسلمان ہوئے۔ لیکن تمام غیر مسلم پریس نے الزام تراشی مسلمانوں کے خلاف کی۔ اتنی معقول بات کسی کی سمجھ میں نہ آئی۔ بھلا ایک مقام کے بعد دوسرے مقام پر مسلمان باوجود اقلیت میں ہونے کے کیا زخمی ہونے اور لوٹے جانے کی خاطر حملہ آور ہوتے رہے؟ کیا وہ سب کچھ بلا خوف و خطر اسلئے کرتے تھے کہ وہ اقلیت میں ہیں پھر پریس کی آواز لازماً ان کے خلاف ہوگی۔ اور پھر حکومت بھی ان کی امداد نہ کرے گی؟ کیا یہ الزام تراشی تعصب کے باعث نہیں!

(۶) آج کل مشرقی بنگال میں امن و سکون ہے۔ لیکن ہمیشہ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد وہاں سے غیر مسلموں کی نکاسی کی خبریں پریس میں آتی رہتی ہیں۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اگر غیر مسلم مظلوم ہیں تو ضرور ان کی داد رسی چاہیئے لیکن یہ کیا بات ہے کہ کلکتہ میں کثیر تعداد مساجد و اوقاف کی غیر مسلموں کے قبضہ میں ہے۔ کثرت سے اپنے مکانات سے مسلمان مالک محروم ہیں۔ دہلی میں یہی نظارہ نظر آتا ہے۔ قادیان میں سات سال سے یہی منظر ہمارے سامنے ہے۔ کیا رواداری اس امر کی متقاضی ہے کہ پریس ان تکلیف زدہ لوگوں کے حق میں تو کچھ نہ کہے صرف مشرقی بنگال کے نکاسی عوام کی بہی خواہی کرے!

(۷) پریس بار بار اس امر کو دہراتا ہے کہ مسلمان دل سے ہند کے خیر خواہ نہیں۔ گویا کہ ملک کی خیر خواہی اور حب الوطنی صرف غیر مسلموں کے حصہ میں آئی ہے۔ اور اس گند اچھالنے پر ایسے پریس سے کبھی باز پرس نہیں ہوتی۔ کہ ایک قوم کی قوم کے خلاف کیوں ایسی بہتان تراشی کی جاتی ہے۔ حالانکہ رام راجیہ جن سنگھ کمیونسٹ وغیرہ متعدد فرقہ دارانہ جماعتیں موجود ہیں جو تمام یا ان کی اکثریت غیر مسلموں پر مشتمل ہے۔

(۸) گئوکشی عملاً بھارت میں یا کم از کم پنجاب میں بند ہے۔ پھر بھی پریس چیخ و پکار کر رہا ہے اور بعض جگہ ستیاگرہ کی جاتی ہے کہ قانوناً گئو رکھشا کی جائے ورنہ ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ حالانکہ اگر سیکولر حکومت کا اس بات سے تعلق ہے تو بدرجہ اولیٰ اس سے تعلق ہے کہ قانوناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک سے روکا جائے کہ جو حقیقۃً بھی سیکولرازم کے منافی نہیں۔ اور ہتک سے ۲½ کروڑ مسلمانوں کے جذبات کو سخت مجروح کیا جاتا ہے۔ لیکن غیر مسلم پریس ہمیشہ ایسے ہتک کرنے والوں کی ہمنوائی کرتا ہے۔

(۹) گذشتہ دنوں پارلیمنٹ میں یہ مسودہ پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا کہ قبرستان ختم کر دئے جائیں۔ اور تدفین کی ممانعت کر دی جائے۔ اگر ایسا نوٹس دینا فرقہ داریت کے رنگ میں رنگین نہیں تو یقیناً یہ مسودہ پیش کرنا بھی جائز ہوگا کہ مردہ کو جلانا قانوناً منع کر دیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ جب کہ آئین میں ہر قوم کے مذہب و تمدن کی آزادی تسلیم کی گئی ہے تو ایسے مسوداتِ پیش کرنے کی اجازت ہی کیوں دی جاتی ہے۔ کیا یہ امر خلافِ آئین نہیں؟

اُردو ہمارا تہذیبی سرمایہ

پرجا سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر منوہر لوہیا نے لکھنؤ میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے عوام پر زور دیا کہ وہ اُردو زبان کی حفاظت کریں۔ اور کہا کہ اردو زبان ہمارے ملک کی پیداوار ہے یہیں کے لوگ اسے لکھتے پڑھتے اور بولتے ہیں۔ یہ ایران یا عرب سے لائی ہوئی کوئی زبان نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا تہذیبی سرمایہ ہے جس کی حفاظت ہر حال میں ضروری ہے۔

اردو دشمنی حد سے بڑھ گئی ہے۔ حالانکہ اس کی مقبولیت اسقدر ہے کہ بقول پنڈت نہرو اس کے مخالف مخالفت کے لئے بھی اردو ہی استعمال کرتے ہیں۔ زبانیں حکومتوں کے قانون کے زور سے نہیں پھلتی پھولتیں۔ لیکن ہندی کے نشو و نما اور دوسری زبانوں کے پیچھے مٹانے کیلئے جبر و تحکم سے کام لیا جا رہا ہے۔ ہندی میں بعض قسم کی خامیاں ہیں۔ مثلاً نئی اصطلاحات ابھی وضع نہیں ہوئیں۔ چند دن قبل دہلی سٹیٹ میں کمشنر کی طرف سے جو اسمبلی کو خطاب کیا گیا تو انگریزی کا بیان تو انیس منٹ میں پڑھا گیا۔ اور اس کا ہندی ترجمہ انتیس منٹ میں۔ ان خامیوں کو دور کرنے کی فکر چاہیئے۔

ہم آخر پر پھر امن صاحب کے الفاظ میں کہتے ہیں کہ فرقہ پرستی کے خلاف رائے عامہ ضرور منظم کرنی چاہیئے۔ اور حکومت اور کانگریس کا یہ اوّلین فرض ہے اور اس فرض کی ادائیگی سے کسی طرح بھی تغافل نہ برتنا چاہیئے۔

اخبار عالم احمدیت

ربوہ ۸ مارچ تعلیم الاسلام کالج کی کشتی ران ٹیم نے پنجاب Open Rowing Championship کا مقابلہ بھی جیت لیا۔ نیز کالج کے ناصر احمد چوہدری پنجاب بھر میں بہترین کشتی ران قرار دئے گئے۔ کالج ٹیم لگاتار پانچ سال سے پنجاب روئنگ ٹورنامنٹ میں اول رہ کر نمایاں امتیاز حاصل کرتی چلی آ رہی ہے۔

زیورچ ۱۰ مارچ سوئٹزرلینڈ مشن کے مبلغ انچارج مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ۸ مارچ کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۹ مارچ بخیر و عافیت زیورچ واپس پہنچ گئے۔ الحمدللہ۔ کراچی سے روانگی کے وقت احباب جماعت نے ہوائی اڈہ پر صاحب موصوف کو الوداع کہا۔

لنڈن۔ امام مسجد لنڈن مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب۔ مکرم ملک قبیل احمد صاحب اختر اور مکرم قاضی مبارک احمد صاحب ۷ مارچ کو اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں بحری جہاز کے ذریعہ لنڈن سے سیرالیون روانہ ہو گئے۔ اسی طرح ۹ مارچ کو مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر (معہ اہل و عیال) اور مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب گولڈ کوسٹ روانہ ہوئے۔ نیز اسی تاریخ کو ہر عبدالشکور کنزے معہ اہل و عیال عازم امریکہ ہوئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی اپنی منزل مقصود تک پہنچائے۔ اور اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

ناگپور کا ناخوشگوار واقعہ

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

بدر کا گزشتہ پرچہ پریس میں جاچکا تھا۔ کہ ہمارے قابلِ احترام وزیر اعظم پر ایک ناہنجار کے حملہ کی خبر سنی گئی۔ اور افسوس ہے کہ اس پرچہ میں اس کا ذکر نہ کیا جاسکا۔

اصل واقعہ اور بعد کی خبروں کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو بھارت سیوک سماج کے سالانہ اجلاس میں شمولیت کی خاطر ۱۲ مارچ ۵۵ء کو ناگپور پہنچے۔ ہوائی اڈا سے ایک کھلی کار میں سوار ہو کر مقام اجلاس کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں ہزاروں زائرین استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ ایک جگہ پر ایک رکھشا چلانے والا اپنی رکھشا کار کے آگے لے آیا۔ اور کار رک گئی۔ رکھشا والا جلدی سے کار کے پائیدان پر چڑھ گیا اور قبل اس کے کہ اور کچھ کرتا اُسے گرفتار کر لیا گیا۔ اس وقت اس کے ہاتھ میں چاقو بھی پایا گیا۔

کہا جاتا ہے کہ یہ شخص دیوانہ تھا۔ اور دماغی عارضہ کے سبب اس سے یہ حرکت سرزد ہوئی۔ پنڈت جی نے بھی اس واقعہ کو زیادہ اہمیت نہ دیئے جانے کا اظہار فرمایا ہے۔

جہاں تک اصل واقعہ کا تعلق ہے۔ اس کے دونوں ہی پہلو نکل سکتے ہیں اور پنڈت جی کا اظہار بھی اپنی جگہ بجا اور درست ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں اس امر کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ بلند شخصیت جس نے ملک کو ترقی کی راہ پر لا کھڑا کیا۔ اس کی حفاظت کے سامان یقیناً غیر تسلی بخش ہیں۔ جیسا کہ لوک سبھا میں اس کا اظہار بھی کیا گیا۔ اس کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

درحقیقت ایسے وجود قوم کی امانت ہوتے ہیں۔ جس طرح سچے راہنما کا فرض ہے کہ وہ اہل وطن کی صحیح راہنمائی کرے۔ اور ان کے فلاح وبہبود کی راہیں تلاش کرے وہاں اہلِ وطن کا بھی اخلاقی فرض ہے کہ ان کو قومی امانت سمجھے۔ اور ان کی حفاظت وصیانت کے لئے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔

علاوہ ازیں نفس واقعہ کی بھی پورے طور پر جلد تحقیقات ہونی چاہیئے (جیسا کہ ہو رہی ہے) تا اگر یہ واقعہ ایک شخص کا ذاتی مجنونانہ فعل ہے تو بھی معاملہ صاف ہو۔ اور اگر اس کے پیچھے سازش یا مخالف عنصر مصروف کار ہے۔ تو اس کا سراغ ملنے پر اسے کیفر کردار تک پہنچانے کا موقعہ ملے۔ ہمیں امید ہے کہ متعلقہ محکمہ اپنے فرائض منصبی کا پورا احساس کرتے ہوئے جلد تر معاملہ کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔

اِس وقت جس طور پر ہمارے قابل احترامِ وزیر اعظم اپنے ملک و وطن کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اِس قسم کی خبر سُن کر یقیناً ہر مُحبِ وطن کو سخت رنج پہنچتا ہے۔ ہمارے ملک کو ایسے بےنفس خدمت گزاروں کی ابھی بہت ضرورت ہے جو اسے ترقی کے بلند مقام تک پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہوں۔ ابھی ہم نے ملکی ترقی کے لئے بہت سی اور منزلیں طے کرنا ہیں۔ خدا کرے کہ ہمارے وزیر اعظم کو خدمتِ وطن کی بڑھ چڑھ کر توفیق ملے اور وہ اسے پھلتا پھولتا دیکھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دردمندانہ دُعائیں اور صدقات

کلکتہ

حضرتِ اقدس کی علالت کی خبر سُنکر ہر ایک احمدی کے دل افسردہ اور آزردہ ہوگئے۔ اسی وقت ایک جوابی تار کے ذریعہ ربوہ سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا گیا۔ جمعہ میں بورڈ پر حضور کی صحت کے لئے اعلان دعا کیا گیا۔ اور مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت اور اس کے برکات پر ایک گھنٹہ تک مدلل و مؤثر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور احباب جماعت میں صدقہ اور دعا کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ اب تک بفضلہ تعالیٰ چار مسجد احمد پارک سرکس میں صدقہ دیئے جاچکے ہیں اور ضرورتمندان کو نقدی سے بھی مدد دی گئی ہے انفرادی دعا کے علاوہ اجتماعی دُعائیں بھی ہو رہی ہیں۔

(خاکسار سید بدر الدین احمد قائد و سیکرٹری امورِ عامہ جماعت احمدیہ کلکتہ)

کندراپاڑا (اُڑیسہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر بیماری کے حملہ کی خبر پڑھ کر جو حالت ہوئی۔ بیان نہیں کی جاسکتی۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے اجتماعی طور پر دُعائیں کیں۔ اور ربوہ صدقہ ایک بکرہ ذبح کیا گیا۔

(سید صمصام الدین احمد مبلغ مقیم کندراپاڑا)

بھدرک (اُڑیسہ)

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی خبر سے جماعت میں اضطراب ہوا باقاعدہ مسجد احمدیہ میں روزانہ مغرب کے وقت اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔ ردِّ بلا کیلئے بعد فراہمی چندہ ایک بکرا ذبح کیا گیا۔ اور ایک صد غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔

(خاکسار سید محمد ذکریا احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرک)

بمبئی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالتِ طبع کی خبر ہمیں ۳ مارچ کے اخبار جنگ کراچی سے معلوم ہوئی۔ احباب جماعت کو مطلع کیا گیا اور نماز مغرب کے وقت الحق میں اجتماعی دعا کی گئی۔ اور صدقہ کی تحریک پر ایک بکرا ذبح کیا گیا۔ اور بعض مقامی مستحقین کی نقدی سے بھی امداد کی گئی۔ ربوہ اور قادیان حضور کی صحت کے بارہ میں بذریعہ تار دریافت کیا گیا چنانچہ جمعہ کی رات کو ہی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے تار آگیا جسے نماز جمعہ میں سُنا دیا گیا اور رات کے وقت قادیان سے بھی جواب آگیا۔

مقامی جماعت کے علاوہ ہُبلی۔ نند گڑھ۔ بلگام۔ باندہ اور وینگورلا کی جماعتوں کو بھی حضور کی علالت کی اطلاع دی گئی اور دعاؤں اور صدقات کی تحریک کی گئی۔

(خاکسار شریف احمد امینی انچارج مبلغ بمبئی)

مُسکرا

اخبار بدر سے حضور ایدہ اللہ کی علالت کی خبر پڑھ کر دل کو سخت صدمہ ہوا۔ چونکہ اکثر دوست قصبہ سے دور کھیتوں میں کام کرتے ہیں اسلئے وہ عشاء کے وقت مسجد میں جمع ہوئے۔ احمدی عورتوں اور مردوں کے علاوہ ایک غیر احمدی خاتون بھی جو زیر تبلیغ ہیں اجتماعی دعا میں شریک ہوئیں۔

سب سے پہلے برادرم سلطان احمد صاحب نے ضمیمہ اخبار بدر کی خبر پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضور پُر نور کے وجودِ مسعود کی برکت وعظمت اور آپ کے وجود کے ذریعہ جو فیوض وبرکات ہمیں حاصل ہو رہے ہیں مختصراً بیان کئے اور احباب جماعت کو باقاعدہ دعاؤں اور صدقات کی تحریک کی بالآخر جملہ حاضرین نے اجتماعی طور پر نہایت رقت سے لمبی دعا کی۔ اور اگلے روز ایک بکرا صدقہ کے طور پر بھی ذبح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:۔
منظور احمد مبلغ سلسلہ مقیم مُسکرا۔

گورنر بمبئی شری ہری کرشن مہتاب کی خدمت میں جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر کا تحفہ!

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج مبلغ بمبئی)

۲ مارچ ۵۵ء کو صوبہ بمبئی کے گورنر کی حیثیت سے شری ہری کرشن مہتاب نے حلف وفاداری اٹھایا۔ ان کے اس اعزاز وتقرر پر جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے یہ درخواست کی گئی۔ کہ خاکسار کو ملاقات کا موقعہ دیا جائے۔ تاکہ جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کر سکوں۔ چنانچہ گورنر صاحب نے میری اِس درخواست کو منظور فرماتے ہوئے مورخہ ۸ ۳ ۵۵ بروز منگل بوقت ۱۰½ بجے صبح ملاقات کا موقعہ عنایت فرمایا۔ وقتِ مقررہ پر خاکسار آپ کی خدمت میں گورنر ہوس میں (بمعیت جناب عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مینگلور اور ایم۔ ایس۔ ایم یوسف صاحب قائد خدام الاحمدیہ بمبئی) حاضر ہوا۔ ۲۰ منٹ تک ملاقات رہی۔ جماعت احمدیہ کے عقائد اور حالات بیان کئے۔ اور پھر آپ کی✻

✻خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر جو اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی)، احمدیت یعنی حقیقی اسلام (انگریزی) Message of Ahmadiyat، پیغام صلح (انگریزی) My Faith اسلام اور کمیونزم (انگریزی) کتب پر مشتمل تھا۔ پیش کیا گیا۔ آپ نے اس لٹریچر کو خندہ پیشانی سے قبول فرماتے ہوئے مطالعہ کا وعدہ فرمایا۔

گائے کا مسئلہ

وقتاً فوقتاً گائے کے مسئلہ پر ہندو مسلم اخبارات میں بہت کچھ لکھا جاتا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم بھی مسئلہ کی اصلیت اور اپنے خیال کے مطابق اس کا بہترین حل پیش کرتے ہیں۔ مگر سب سے پہلے ہندو صاحبان میں سے آریہ صاحبان کی خدمت میں اُن کے مذہبی نقطۂ نگاہ سے ایک گزارش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ آریہ سماج مورتی پوجا کے خلاف ہے۔ جیسا کہ اخبار پرتاپ کے تازہ شوراتری نمبر سے اس بات کو تقویت پہنچتی ہے لیکن اس کے برعکس جب ہم آریہ اخبار نویسوں کے اُس جوش و خروش کو دیکھتے ہیں جو گاؤکشی کی ممانعت کے بارہ میں ظاہر کرتے ہیں۔ تو ہمیں ان کے اس یقین کے بارہ میں شبہ گزرتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ گاؤ پوجا اور مورتی پوجا میں چنداں فرق نہیں۔ یعنی اگر مٹی اور پتھر کی بنی ہوئی مورتیوں کی پوجا اس لئے قابل اعتراض ہے کہ وہ پرمیشور کے برابر نہیں۔ تو گلئے میں وہ کونسی غیر معمولی بات ہے۔ جو اسے پوجا کی حد تک پہنچا رہی ہے۔ اور اگر کہا جائے کہ گاؤکشی کی ممانعت کی مہم کا یہ مطلب نہیں کہ ہم لوگ اس کی پوجا کے قائل ہیں۔ بلکہ اس کی حفاظت محض اسی کے مفید اور کارآمد ہونے کی بنا پر ہے۔ تو اس پر سوال یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ گلئے کے دودھ دینے اور اس کے کھیتی باڑی میں کارآمد ہونے کے پہلو ہی سے مفید کہا جا سکتا ہے اور یہ فوائد دیگر جانوروں بھینس وغیرہ سے بھی حاصل ہوتے ہیں۔ پھر کیوں ان کے تحفظ کے لئے بھی ایسا جوش و خروش کا اظہار نہیں کیا جاتا۔

اس لئے آریہ صاحبان کو چاہیئے کہ اپنے مذہبی اصولوں کا اپدیش کرتے ہوئے گاؤکشی کے مسئلہ کو ایسی اہمیت نہ دیں۔ ورنہ یہ صاف سمجھا جائیگا کہ انکی طرف سے "گئو ہتیا بند ہو" کی مہم درپردہ مذہبی تحفظ کی بجائے بعض سیاسی فوائد رکھتی ہے۔ اور اس مسئلہ کو ان کے حصول کے لئے محض آلۂ کار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور پنڈت نہرو جی نے تو اسے سیاسی سٹنٹ قرار دیا ہی ہے۔

اِس کے بعد ہم اصل مسئلہ کا تحقیقی طور پر جائزہ لیتے ہوئے اس کے حل کے لئے اپنا نقطۂ نظر پیش کرتے ہیں۔

ہندو مسلم اتفاق کی اہمیت

ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں گائے کا مسئلہ خاص اہمیت کا حامل ہے جسے حل کرنا نہ صرف ہندو مسلم تعلقات کو خوشگوار بنانے کا موجب ہے۔ بلکہ اس قسم کے تنازعات میں جو قوت ضائع جاتی ہے۔ وہ ملک کے کسی تعمیری کام میں لگ کر مفید نتائج پیدا کر سکتی ہے۔

چنانچہ ایسے اتحاد و اتفاق کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آج سے ۴۷ سال پیشتر اپنے آخری لیکچر میں فرمایا تھا:۔

"یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں۔ وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں پس ایک عقلمند سے بعید ہے۔ کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے۔

ہندو اور مسلمان اِس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلا وطن کر دینگے۔ بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم جولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے اگر ایک پر تباہی آئے۔ تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائیگا۔ اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور شیخت سے حقیر کرنا چاہے گی تو وہ بھی داغ حقارت سے نہیں بچے گی۔ اور کوئی ان میں سے اپنے پڑوسی کی ہمدردی میں قاصر رہے گی تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اٹھائیگا۔ جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے۔ اس کی اس شخص کی مثال ہے۔ کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔

آپ لوگ بفضلہ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے۔ اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔"

(پیغام صلح صٓ)

صلح کا پیغام

اس لیکچر میں آگے چل کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہندو مسلم کی صلح کی آسان اور قابلِ عمل شرائط کو بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں:۔

"اگر اس قسم صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں۔ تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے۔ اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے۔ اور اگر ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبان کی خدمت میں ادا کریں گے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں۔ اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے۔"

(پیغام صلح ص۲۶)

گائے کا مسئلہ

پھر مخصوص طور پر گائے کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کا حل بھی نہایت ہی عمدگی سے پیش فرمایا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں اور ان پر ایمان لاویں تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے۔ اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں۔ بہتیری ایسی چیزیں ہیں کہ ہم حلال تو جانتے ہیں۔ مگر کبھی ہم نے استعمال نہیں کیں۔ ان سے سلوک اور احسان کے ساتھ پیش آنا ہمارے دین کی وصایا میں سے ایک وصیت ہے۔ خدا کو واحد لاشریک جاننا۔ پس ایک ضروری اور مفید کام کے لئے غیر ضروری کو ترک کرنا خدا کی شریعت کے مخالف نہیں۔ حلال جاننا اور چیز ہے اور استعمال کرنا اور چیز۔ دین یہ ہے کہ خدا کی منہیات سے پرہیز کرنا اور اس کی رضامندی کی راہوں کی طرف دوڑنا۔ اور اس کی تمام مخلوق سے نیکی اور بھلائی کرنا اور ہمدردی سے پیش آنا اور دنیا کے تمام مقدس نبیوں اور رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں خدا کی طرف سے نبی اور مصلح ماننا اور ان میں تفرقہ نہ ڈالنا اور ہر ایک نوع انسان سے خدمت کے ساتھ پیش آنا ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے۔"

(پیغام صلح ص۲۹)

ہمارے خیال میں یہ ایسی مبارک تجویز ہے۔ کہ نہ تو ہندو صاحبان کو اس کے متعلق کوئی اعتراض ہونا چاہیئے اور نہ ہی مسلمانوں کو اس سے پیچھے ہٹنا چاہیئے۔ اور معقولی طور پر اس کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

"مسئلہ کا ایک اور پہلو"

البتہ اس مسئلہ کا ایک اور بھی پہلو ہے۔ جس پر ملک کی اقتصادی حالت کے پیش نظر ضرور غور کرنا چاہیئے۔ اِس وقت ہندو صاحبان کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ملک بھر میں گئوکشی کو قانوناً ممانعت کر دی جائے۔ اور خواہ کچھ بھی صورت ہو کسی کو گلئے ذبح کی اجازت نہ دی جائے۔ اور جو ناکارہ گائیں دودھ دینے یا کھیتی باڑی کے قابل نہ رہیں ان کے لئے جابجا گئوشالے کھول کر ان کی دیکھ بھال کا سرکاری طور پر انتظام کر دیا جائے۔

اب اس مطالبہ کو اگر اسی شکل میں قانونی صورت دے دی جائے۔ تو ظاہر ہے کہ ہزاروں ناکارہ گایوں کا ایسا زائد بوجھ سرکاری خزانہ پر پڑے گا جس کا ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

اِن حالات میں ہندوستان میں بسنے والے مسلمانوں کو یہ کہنا ہے کہ بیشک گایوں کے عام ذبیحہ کی اجازت نہ دی جائے۔ لیکن

(بقیہ صہ ۱۱ پر)

متعدی امراض اور اسلامی تعلیم

(از مکرم محمد اسحاق صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ):

موجودہ طب کی رو سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ بعض بیماریاں متعدی ہوتی ہیں جو چھوت چھات کی وجہ سے پھیلتی ہیں اور جن سے پرہیز کرنا انسانی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے نہایت ضروری ہے۔

لیکن ایک غیر جانبدار انسان موجودہ سائنس کی تحقیق کو پڑھ کر اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات مطالعہ کرے جو آپ نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل اس بارہ میں دئے تو وہ دنگ رہ جاتا ہے کہ ایک امی نبی (فداہ ابی و امی) نے عرب کی سرزمین سے کھڑے ہو کر اپنے متبعین کی جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے وہ زرین اصول بیان فرمائے جنہیں موجودہ محقق اپنی تحقیق قرار دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام نے توکّل کو ایمان کا ایک بہت بڑا حصہ قرار دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اسلام نے ظاہری تدابیر سے استفادہ کرنے سے منع نہیں کیا بلکہ اس کی تلقین کی ہے۔ ظاہری تدابیر کے بعد توکّل کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔

ذیل میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں حضور علیہ السلام نے متعدی امراض سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

(۱) صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضور نے فرمایا "فرّمن المجذوم فرارک من الاسد" یعنی مجذوم سے اسطرح بچو جیسے تم شیر کو دیکھ کر بھاگ کر بچتے ہو۔

(۲) صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ بنی ثقیف کے وفد میں ایک مجذوم شخص تھا۔ (جو بیعت کے لئے آیا تھا) حضور نے اسے پیغام بھیج دیا کہ جاؤ ہمنے گویا تمہاری بیعت لے لی ہے۔

(۳) صحیحین میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا لا یوردن ممرضٌ علی مصحٍ۔ یعنی متعدی امراض والوں کو تندرست آدمیوں کے ساتھ زیادہ میل جول نہیں رکھنا چاہیئے۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدی امراض کے وجود کو برحق قرار دیا ہے اور ان سے بچنے کی تلقین کی۔ وہاں توکّل کے مقام کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ اور وہمی طبائع کیلئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ انہیں بجائے وہم میں پڑنے کے اللہ تعالیٰ پر توکل کی کڑی کو مضبوطی سے پکڑنا چاہیئے۔ کیونکہ مرض میں مبتلا کرنا اور شفا عطا کرنا حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہی میں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بعض لوگوں نے مذکورہ بالا احادیث کے معارض روایات پیش کر کے اُنہیں تناقض وارد کرنا چاہا ہے۔ حالانکہ ان روایات میں مراد اسی مقامِ توکل کی طرف توجہ دلانا ہے جس سے عدم التفات کی وجہ سے وہمی طبائع خواہ مخواہ پریشانی میں پڑسکتی ہیں۔ وہ روایات جو بظاہر متعارضہ ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو ہاتھ سے پکڑا اور اس کا ہاتھ اپنے ہمراہ کھانے کے پیالہ میں ڈالا اور فرمایا

"کل بسم اللہ ثقۃ باللہ و توکلاً علیہ"

یعنی اللہ کے نام کے ساتھ اسی پر بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔

(۲) اسی طرح حضرت ابوہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا۔

"لا عدوٰی و لا طیرۃ"

یعنی اسلام میں تعدیت اور بدشگونی وغیرہ کے عقیدہ کو تسلیم نہیں کیا گیا۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مندرجہ بالا دو احادیث جو بظاہر اول الذکر احادیث سے مختلف ہیں حقیقت میں متناقض نہیں ہیں۔

اول الذکر حدیث یعنی جسمیں حضور کا مجذوم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کا ذکر ہے۔ دراصل اس میں حضور نے یہ بتایا ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا حرام نہیں۔

لہذا آپ نے ایک مرتبہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ تا حضور ان لوگوں کے عقیدہ کی عملی تردید فرمائیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ متعدی امراض میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کو کوئی دخل نہیں لہذا حضور علیہ السلام نے اس خیال کو باطل کرنیکے لئے اور یہ بتانے کیلئے کہ بیماری کے نتائج مرتب کرنا یا شفا دینا حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے لہذا آپ نے بطور رُشد و ہدایت کے ایک مرتبہ مجذوم کے ہمراہ کھانا کھا بھی لیا۔ اور ساتھ ہی مجذوم کے قریب جانے سے منع بھی فرما دیا تاکہ واضح ہو جائے کہ واقعاتی لحاظ سے جُذام متعدی مرض تو ہے لیکن اپنے فعل سے حضور نے یہ سمجھایا کہ یہ تعدیہ کوئی مستقل بالذات امر نہیں بلکہ اس میں بھی مشیت الٰہی موثرہ ہے۔ لہذا توکل اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو مبداء موثرات ماننے سے کبھی عاری نہ ہونا چاہیئے اور ظاہری اسباب بھی ہاتھ سے چھوڑنے نہ چاہئیں۔

دوسری متعارض حدیث لاعدوٰی ولاطیرۃ والی ہے۔ اس کی تشریح ایک اور حدیث سے ہوتی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شہر میں طاعون ہو اور تم اس میں رہتے ہو تو تم اس سے بھاگنے کی کوشش نہ کرو اور جب تم کو معلوم ہو کہ فلاں شہر میں طاعون ہے تو عمداً اس میں داخل بھی نہ ہو۔ گویا یہ بھی گمان نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے فرار تمہیں اس سے بچا لے گا۔ اور نہ ہی تم خود بخود ایسی جگہ پر داخل ہونیکی کوشش کرو۔

اس سے معلوم ہوتا ہے لاعدوٰی سے مراد یہ ہے کہ اعتقاداً اسلام میں توکل کے مقابلے میں تعدیہ امراض کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہاں عملاً ایسے اسباب استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جو اس مرض سے بچنے کی تدابیر ہیں۔

مختلف مقامات میں یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسے

رشی نگر بعض وجوہات کی بنا پر مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۵۵ء کو زیر صدارت محترم خواجہ عبد السبحان صاحب گنائی منعقد ہوا۔ خاکسار نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر تقریر کی۔ پیشگوئی کی اصل عبارت اور حضرت مصلح موعود کے وجود سے اسلام کی خدمت اور اسلام کا غلبہ حاضرین کے سامنے رکھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود کے سایہ تلے احباب احمدیت کو زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار :۔ محمد عبد اللہ ٹیلر ماسٹر سکریٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت

کلکتہ آج بروز اتوار بتاریخ ۲۰ فروری ۵۵ء کو بوقت ساڑھے نو بجے صبح احمدیہ دار التبلیغ کلکتہ میں مبارک جلسہ منعقد ہوا۔ گذشتہ جمعہ میں اعلان کر دیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاضری اچھی ہو گئی تھی۔ متعدد غیر احمدی اور ایک عیسائی دوست بھی شریک جلسہ ہوئے۔

اخویم بدر الدین احمد صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی اور ایک نو احمدی اخویم عارف خان نے کلام محمود سے ایک نظم سنائی۔ خاکسار نے دو نظمیں الفضل جبلی نمبر سے مقام محمود پر حاضرین کو سنائیں۔

اخویم فضل کریم صاحب نے مختصر تقریر کی۔ پیشگوئی مصلح موعود اور پھر حضور کا دعوٰی مصلح موعود ہونے کا پیش کیا۔ صاحب موصوف کے بعد اخویم ماسٹر عبد المتین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے تقریر بیان کی۔ آپ کی تقریر گو مختصر تھی لیکن نہایت دلچسپ تھی۔ آپ نے بیان کیا کہ مصلح موعود کے بارہ میں پیشگوئی "تین کو چار کرنے والا" گو بظاہر چند سنین کو بیان کر رہا ہے لیکن نہایت اہم ترین واقعات پر مشتمل ہے۔ آج دنیا کے ہر شعبہ میں خواہ تعلیمی ہو یا سیاسی ہو یا کوئی اور ہر جگہ تین ہی کا چرچہ ہے۔ قیام امن کے لئے بھی تین ہی راستے دنیا کو نظر آرہے ہیں۔ لیکن ہر شعبہ زندگی میں چوتھے کی کمی شدت سے محسوس کی جارہی ہے۔ وہ کمی مصلح موعود اور اس کی روحانی طاقت ہی پوری کر سکتی ہے۔ مذاہب کے پیرو بھی تین ہی کا دم بھرتے ہیں جیسے عیسائیت۔ مسلمان بھی تین ہی کا کھوج پاتے ہیں یعنی صدیق، شہید اور صالح۔ لیکن چوتھے کی کمی سب سے زیادہ شدت سے یہی محسوس کر رہے ہیں وغیرہ۔ صاحب موصوف کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کی تقریر ہوئی آپ نے وضاحت کے ساتھ حدیث النبیؐ سے مسیح موعود کی آمد اور اس کا شادی کرنا اور پھر اولاد کا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ۴۰ روزہ چلہ۔ ہوشیار پور حضور کی دعائیں اور پیشگوئیاں اور رسیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ان پیشگوئیوں کا مظہر و مصداق ہونا تفصیل کے ساتھ بیان کیا غرض ڈیڑھ گھنٹہ آپ کی تقریر ہوئی جو نہایت دلچسپی سے سنی گئی ۱۲ بجے دعاؤں کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ حضور کی صحت وسلامتی و کامیابیوں کے لئے دعا کی گئی۔ خاکسار محمد شمس الدین سکریٹری تبلیغ۔

کنانور (جنوبی ہند) مورخہ ۲۶ فروری بعد نماز عشاء جلسہ مصلح موعود منایا گیا۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مکرم عبد الرحیم صاحب محمد حنیف صاحب اور ابراہیم صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور آخر میں حضور کی درازیٔ عمر کے لئے خصوصیت سے دعا کی گئی۔ اس موقعہ پر مد سفر امریکہ کے لئے مبلغ ۔/۵۳۱ روپے کے وعدے ہوئے۔

خاکسار این حامد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کنانور۔

جماعت احمدیہ سیرالیون کی چھٹی کانفرنس

۴۵ احباب کا وقفِ ایام برائے تبلیغ۔ وعدہ ہائے تحریک جدید۔ سات افراد کا قبولِ اسلام

(۲)

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مجاہد "بو" (مغربی افریقہ)

اجلاس سوم تیسرا اجلاس ½ ۹ بجے صبح زیر صدارت خاکسار شروع ہوا تلاوت قرآن پاک کے بعد مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ عیسائیت اس چھوٹے سے ملک میں نہایت سرعت سے اپنا جال پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور نہ صرف مختلف مشن اس میں مصروف کار ہیں بلکہ گورنمنٹ بھی ان کی پشت پناہ ثابت ہو رہی ہے۔ اور ہر سال ایک کثیر رقم عیسائی مشنوں کو سکول اور چرچ وغیرہ بنانے کے لئے مہیا کرتی ہے۔ صرف ۱۹۵۴ء میں ۱۹ ہزار پونڈ کی رقم رومن کیتھولک مشن کو عطا کی ہے۔ جس کے مقابل پر باوجود اس کے کہ اس ملک میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ہمارے مشن کو جو مسلمانوں کا ایک واحد مشن ہے صرف ایک ہزار پونڈ دیا گیا ہے۔ اور وہ بھی صرف اساتذہ کی تنخواہوں کے سلسلہ میں جس کی کوئی نسبت ہی نہیں۔ عیسائی مشن دلائل کے میدان احمدیت سے شکست کھا چکے ہیں۔ اور اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں سمجھتے کہ ہر گاؤں اور قصبہ میں سکول جاری کر کے مسلمانوں کی آئندہ پیدا ہونے والی نسل کو گمراہ کیا جا سکے اور اس کے لئے وہ پوری جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ کہ نہایت آرام کی نیند سو رہے ہیں۔ ان کے جسموں پر جوں تک نہیں رینگتی۔

آپ نے بتایا کہ آج نہ صرف اس ملک میں بلکہ تمام دنیا میں صرف احمدیہ جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو رسولِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام جیسے دین حنیف کی عزت و ناموس کی خاطر اپنی کوششوں کو بروئے کار لا رہی ہے۔ باوجود ظاہری سامانوں سے تہی دست ہونے کے اسلامی پرچم کو کفرستان کے قلعوں پر لہرانے کا تہیہ کر چکی ہے۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ اس کے لئے بہت بڑی قربانی اور ایثار کی ضرورت ہے۔ اور ایسے ایمان و اخلاص کی ضرورت ہے جس میں دنیوی عز و جاہ کی ہرگز ملونی نہ ہو۔

اس کے بعد محترم مولوی صاحب نے تبلیغ اسلام کو وسعت دینے کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز احباب کے سامنے رکھیں۔

اوّل۔ ہر احمدی مرد و عورت یہ عہد کرے کہ آئندہ اپنے کسی فعل سے اسلام و احمدیت کے لئے بدنامی کا موجب نہ ہوگا۔ اور اسلام کا اعلےٰ نمونہ پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔

دوم۔ اشاعتِ اسلام و تبلیغ احمدیت میں اپنی پوری کوشش صرف کرے گا۔

سوم۔ زکوٰۃ و چندہ ماہوار باقاعدہ اور مقررہ شرح کے مطابق ادا کرے گا۔

چہارم۔ تمام احمدی اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق تربیت دیں گے۔ اور دنیوی لحاظ سے بھی اعلیٰ تعلیم دلوانے کی کوشش کریں گے تاکہ آئندہ نسل جاہل نہ رہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ موجودہ وقت میں عیسائی سکولز مسلمان طلباء کو بائیبل پڑھنے اور چرچ جانے پر مجبور کرتے ہیں۔ جو نہ صرف مذہبی لحاظ سے ناجائز ہے بلکہ حکومت کے موجودہ قوانین بھی اس کی اجازت نہیں دیتے۔ سو احمدی احباب کو پوری طرح ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور اپنے بچوں کو ہرگز گرجا نہ جانے دینا چاہیئے۔ جہاں ایسی حرکت ہو۔ اور کوئی عیسائی استاد یا مشنری کسی مسلمان بچے کو گرجا جانے پر عیسائیت کی تعلیم حاصل کرنے اور بائیبل کے اسباق لینے پر مجبور کرے۔ تو اس کی اطلاع فوری طور پر مرکز میں کریں تاکہ قانونی طور پر اس امر کا سدباب کیا جا سکے۔ اور والدین خود بھی ہیڈ ماسٹروں اور اساتذہ سے مل کر اس نازیبا حرکت کی روک تھام کریں۔ اگر اس کی طرف فوری توجہ نہ کی گئی۔ تو چند ہی سالوں میں مسلمان طلباء کی کثیر تعداد عیسائیت کی آغوش میں چلی جائے گی۔ جس سے اسلام کی عزت و وقار کو سخت دھکا لگنے کا خطرہ ہے۔

بعد ازاں احباب کی طرف سے پیش کردہ سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اور اجلاس دوسرے وقت کے لئے ختم ہوا۔

اجلاس چہارم چوتھا اجلاس زیر صدارت پیرامونٹ چیف الحاجی الحامی سوری پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون شروع ہوا محترم مولوی محمد صدیق امرتسری نے تلاوت قرآن کریم فرمائی اور بعد میں عربی کے اشعار تمام مجمع نے باآواز بلند دہرائے۔

تلاوت و نظم کے بعد "بو" جماعت کے پریذیڈنٹ کرم الغا شریف صاحب نے تقریر کی۔ اور جماعت سے مشن کی موجودہ مالی مشکلات کے پیش نظر مالی امداد کی اپیل کی۔ احباب نے اس اپیل کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے نقد اور وعدوں کی صورت میں رقم ۱۲۰ پونڈ تک پہنچ گئی۔ اس کے بعد الحاجی الحامی سوری صاحب نے تقریر کی اور سیرالیون میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں احمدیت کی خدمات کو سراہتے ہوئے حاضرین کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز آئندہ نسل میں عربی اور اسلامی تعلیم کے رواج پر زور دیا۔

بعد ازاں مسٹر مانسرے کی طرف سے پیش کردہ ذیل کا ریزولیشن جماعت نے متفقہ طور پر منظور کیا:-

"جماعتہائے احمدیہ سیرالیون پراٹیکٹوریٹ اپنی اس چھٹی سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور حضور کے ذریعہ جماعت کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتی ہے۔ ہم حضور کی خدمت عالیہ میں ملتجی ہیں۔ کہ ہمارے ملک میں احمدیت کی ترقی اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ہم پاکستان میں ہنگامی حالات اور حکومت کے رد و بدل کے دوران میں جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کو جو مشکلات اور ناہنجار حالات سے دوچار ہونا پڑا ان کی تفصیل کے بے تابی سے منتظر ہیں۔

مزید برآں ہم حضور کی اس ذرہ نوازی کے بھی بے حد ممنون ہیں کہ حضور نے ہم پر احسان فرماتے ہوئے مکرم الحاج نذیر احمد صاحب علی کو اس ملک میں بھیجا جن کا سیرالیون کے موجودہ حالات میں یہاں آنا مشن اور جماعت کی بعض مشکلات کے حل اور احمدیت کی ترقی کا موجب ہوا۔"

اجلاس پنجم مورخہ ۱۹ / دسمبر

پانچواں اجلاس زیر صدارت الفا ابراہیم سوری صاحب منعقد ہوا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن پاک کی اور عربی نظم کے بعد الفا محمد۔ ادریس، الفا سٹیفنو بنگورہ اور مسٹر محمد بونگے ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول روکوپر نے تقاریر کیں۔ جن میں انہوں نے احمدیت سے اپنے اخلاص و محبت کا اظہار کیا۔

اس کے بعد تبلیغ کے لئے وقف ایام کی تحریک پیش ہوئی۔ جو گذشتہ رات نماز عشاء کے بعد مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ احباب نے اس مطالبہ پر پورے اخلاص و ایمان کا ثبوت دیا۔ باوجود اس کے کہ موجودہ حالات میں جب کہ ایک طرف ملک میں قحط کے آثار ہیں اور دوسری طرف ان کی فصل وغیرہ بونے کا وقت ہے ۴۵ افراد نے ایک ایک ماہ یا دو دو ہفتہ کے لئے اشاعت اسلام کی خاطر مرکز کی ہدایات کے مطابق تبلیغ کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔

اجلاس ششم

مشاورت۔ ۱۹/ دسمبر تلاوت قرآن کریم کے بعد مشاورتی اجلاس زیر صدارت محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج شروع ہوئی۔ محترم مولوی صاحب نے ملکی و غیر ملکی تار اور کو چٹھیات سنایا۔ جن کانفرنس میں شریک ہونے والے احباب کو مسلام کہا گیا اور دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ اس کے بعد آپ نے ان احباب کے نام کا اعلان کیا جو اس سال کے لئے دعا کی درخواست کی۔ جو اس موقعہ پر بیعت کر کے داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک تو بہت بڑے شامی تاجر مسمی سید مصطفےٰ ابدرج ہیں اور باقی چار احباب جابے افریقن بھائی ہیں۔ جلسہ کے اختتام پر دو مزید احباب بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے۔ گویا کل سات افراد کا سلسلہ میں اضافہ ہوا۔ خدا تعالےٰ انہیں استقامت بخشے۔

مشاورت میں جماعتی ترقی اور مشن کی مضبوطی کے لئے اہم تجاویز پاس کی گئیں۔ جو مختصر طور پر درج ذیل ہیں۔

اوّل۔ احمدیہ مشن "بو" کی لیز شدہ زمین کا حلقہ اتنا وسیع ہے کہ موجودہ وقت میں مشن اسے استعمال میں نہیں لا سکتا۔ اور دوسری طرف اس کے خالی رہنے کی وجہ سے بعض خطرات لاحق ہیں۔ سو مشن کی ذمہ داری ساری زمین کو زیر استعمال لانے کے لئے اسے چار حصوں میں تقسیم کر کے اور جماعت کے چار حصے بنا کر ان میں تقسیم کر دی گئی۔ تاکہ اپنے اپنے حصہ میں ایک ایک مکان تعمیر کریں اور ضروری پھل دار پودے لگائیں۔

دوم۔ مرکز سے ایک عربی استاد کی درخواست کی جائے۔ اس ضمن میں پیرامونٹ الحاجی الحامی سوری صاحب نے ایک سو پونڈ سالانہ دینے کا وعدہ کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

سوم۔ جن احباب نے تبلیغ کے لئے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ وہ اپریل ۱۹۵۵ء سے پہلے پہلے رخصت ہو جائیں تاکہ بعد میں قلت خوراک کی وجہ سے تکلیف کا سامنا نہ ہو۔

چہارم۔ جو طلبہ کے رشتہ دار یا کوئی اور شخص بحیثیت نگران جو کہ اب خوراک کے مہیا کرنے کی دقت ہے۔ اور مبلغ انچارج کی تبلیغی مصروفیات ہیں۔ اس لئے قرار پایا کہ آئندہ سے مشن میں صرف ایسے طلباء رکھے جائیں۔ جو اپنے کھانے اور دیگر ضروریات کا انتظام خود کر سکیں۔ چھوٹی عمر کے طلباء کے لئے مشن میں رہائش کا انتظام نہیں ہوگا۔

پنجم۔ ایک عربی سکول کھولا جائے جس کی تمام ذمہ داری و اخراجات جماعت "بو" کے ذمہ ہوں

(باقی صلہ۔ پر)

قسط ۳

حضرت کرشن ؑ

(از مکرم گیانی واحد حسین صاحب مبلغ جماعت احمدیہ)

صورت تری عیاں ہو پھر پیکر بشر میں!

منشی محمد صدیق حسن صاحب صدیقی دہلوی آپ لکھتے ہیں :-

گوکل کے نند لالہ بھارت نواس راجہ
منڈپ میں برج کے پھر آ کر رچا دے لیلا
پر کیف ہو فضا میں رنگ بہار پیدا
غم سوزدہ ستارے بانکے بہاری نغمہ
آ جائیں یاد ہم کو گزرے ہوئے ہنسانے
دلکش ہوں پھر زباں پر بنسی کے وہ ترانے
کثرت سے معرفت میں وحدت کے راز کھولیں
قدرت کے معجزے پھر منہ سے جہاں میں بولیں
رنگ فنا میں گوہر حسن بقا کے رولیں!
میزان میں نظر کی اقوال ترے تولیں!
دل مثل آئینہ ہو روشن تجلیوں سے!!
فردوس گوش نغمے سن لیں ترے لبوں سے!!
رگ رگ میں قومیت کا جس سے ہو جوش پیدا
دنیا کو وہ سنا دے اپنی زباں سے گیتا
ہر سمت ہو جہاں میں بھارت کا بول بالا
آنکھوں سے اپنی دیکھیں آزادیوں کا جلوا

پوشیدہ تو کہاں ہے اے شام پیارے موہن
جلوؤں سے اپنے کر دے بھارت کو آ کے روشن!
صورت تری عیاں ہو پھر پیکر بشر میں!
وحدت کا نور چمکے کثرت سے دیدہ ور میں
اسرار معرفت کا سودا سمائے سر میں
کون و مکاں کے جلوے بے پردہ ہوں نظر میں
آزاد ہوں جہاں میں بھارت کے لال سارے
ہوں شوق حریت سے ہندی نہال سارے

(اخبار سوراجیہ دہلی ۲۵ اگست ۱۹۳۴ء)

گیتا کا پیغام

از ظہر امرتسری ایڈیٹر زمیندار لاہور

بتایا ہند کو اے کرشن راز زندگی تو نے!
کہ پھیلائی سیہ کاروں کے گھر میں روشنی تو نے
چراغ جوہر شمشیر سے گم کردہ راہوں کو
دکھائی موت کی وادی میں راہ زندگی تو نے
نگاہ خود شناسی سے خدا کس طرح پنہاں ہو
دل بے نور پر کھولے جب اسرار خودی تو نے
براہمن نے اسے باد غلامی سے بجھا ڈالا!
جلایا تھا جو بھارت میں چراغ سرمدی تو نے
اگر گیتا کا منشا ہند کو معلوم ہو جائے!
تو آزاد آج یہ کشور محکوم ہو جائے!

(ویر بھارت کرشن نمبر اگست ۱۹۳۶ء صفحہ ۶۱)

وصیتیں

نوٹ :- وصیتیں منظوری سے پہلے اسلئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی شکایت ہو تو دفتر ہذا سے دریافت کر سکے۔

نمبر ۱۳۱۷۳ق منکہ عبداللطیف ولد منور احمد خاں صاحب قوم مسلم راجپوت ملکانہ پیشہ طالب علم عمر اٹھارہ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن صالح نگر ڈاکخانہ کا گاردل ضلع آگرہ صوبہ یو-پی آج بتاریخ ۲۷ فروری ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میں اپنی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہر قسم کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اپنی زندگی میں میں جو رقم یا جائیداد بطور حصہ جائداد باخذ رسید حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ وہ بعد وفات بوقت حساب مجرا کی جائیگی۔ میرا اس وقت گزارہ مبلغ تیس ۳۰ روپیہ ماہوار وظیفہ پر ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کرنیکی غرض سے ملتا ہے۔ میری آمد میں جو کمی بیشی ہوگی۔ اسکی اطلاع میں مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اپنی ہر قسم کی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔ العبد عبداللطیف۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمٰن عفی عنہ قادیان دارالامان دار المسیح۔ گواہ شد عبدالغفور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ موصی نمبر ۱۰۶۵۰۔ ۲۷-۲-۵۴

نمبر ۱۳۱۷۴ق منکہ بی بی زوجہ عبدالرحیم صاحب سندھی قوم کمہار پیشہ درویشی عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن بھٹیاں حال قادیان ڈاک خانہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ آج بتاریخ ۴ مارچ ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد (مکان یا زمین) کوئی نہیں۔ میرا زیور مندرجہ ذیل ہے۔ ڈنڈیاں طلائی ایک تولہ۔ نامہ طلائی ایک تولہ۔ زیور چاندی قیمتی -/۱۰ روپیہ ہے جس کی کل قیمت مبلغ -/۱۸۰ روپیہ ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۲ روپیہ۔ نامہ طلائی کی صورت میں وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی زیور یا نقدی صورت میں کوئی چیز نہیں۔ میں مندرجہ بالا جائیداد میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میں کوئی جائداد پیدا کرونگی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری مندرجہ بالا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میرے فوت ہونے پر جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی مندرجہ بالا وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا مسماۃ بی بی ۴-۳-۵۴۔ گواہ شد عبدالرحیم سندھی خاوند موصیہ۔ گواہ شد عبدالقدیر سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ قادیان۔ ۴-۳-۵۴۔

نمبر ۱۳۱۷۷ق منکہ نجم النساء زوجہ نذیر احمد صاحب پشاوری پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب آج بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۳ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد میں صرف حق مہر مبلغ پانچ سو روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ زیور وغیرہ کی صورت میں کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر میری جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور حصہ جائداد ادا کر دوں۔ تو بوقت حساب ادا شدہ رقم مجرا کی جائیگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ العبد۔ نجم النساء۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمٰن عفی عنہ دار المسیح قادیان دارالامان۔ گواہ شد نذیر احمد پشاوری خاوند موصیہ درویش قادیان۔

ولادت مکرم حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سرینگر (کشمیر) کے ہاں ۹/۱۰ مارچ کو چوتھی لڑکی تولد ہوئی۔ خدا تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر دے اور خادمہ دین بنائے۔ اور والدین کے لئے برکت و راحت کا موجب ہو۔ آمین!

آپکی قیمت اخبار بدر ماہ اپریل ۱۹۵۵ئ میں ختم ہے

لہذا مہربانی فرما کر جلد از جلد میعاد ختم ہونے سے قبل قیمت اخبار بدر بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں تاکہ آپ کے نام کا اخبار بدر آئندہ بھی جاری رہے۔ اگر آپ کی طرف سے وقت پر چندہ جمع کرا کے اسکی اطلاع دفتر ہذا کو آپنے نہ کی تو مجبوراً آپ کے نام کا اخبار بدر بند کر دیا جائیگا۔ (مینیجر)

۱۲۸۲ مکرم قریشی محمد صادق صاحب شاہجہانپور ۲۸ اپریل ۱۹۵۵ء — ۱۲۰۸ مکرم غلام محی الدین صاحب جی۔اے۔جی۔ ٹی موگام } ۱۴ اپریل ۱۹۵۵ء

۱۱۴۴ " آٹو سروس سدی عنبر بازار حیدر آباد دکن } ۲۸ اپریل ۱۹۵۵ء — ۱۲۰۹ مکرم بخشی غلام محمد صاحب سری نگر } ۲۸ " "

۱۰۹۶ " عبد الغفار صاحب گدگ ۲۸ " " — ۱۱۲۸ " ڈاکٹر محمد طفیل احمد صاحب ڈار افریقہ } ۲۸ " "

۱۲۰۴ " کے فاطمہ صاحبہ جونپور ۷ " "

۱۲۰۵ " سید عبد المجیب صاحب چک مسکن } ۱۴ " "

۱۲۰۷ " جی۔ ایچ اسمٰعیل صاحب کورگ ۱۴ " "

نوٹ:- ہر پرچہ میں اعلان ہونے کے باوجود متعدد احباب خط و کتابت کرتے وقت اور چندہ روانہ کرتے وقت اپنا خریداری نمبر تحریر نہیں کرتے لہذا خریداران بدر سے التماس ہے کہ آپ خط و کتابت کرتے وقت اور چندہ روانہ کرتے وقت اپنا خریداری نمبر اور مکمل ایڈریس خوشخط ضرور تحریر کیا کریں تاکہ خط و کتابت کرنے اور چندہ کا صحیح اندراج کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ نیز نئے خریداران بدر چندہ روانہ کرتے وقت یہ بھی تحریر کیا کریں کہ آیا وہ نئے خریدار ہیں اور آیا انہوں نے اپنا ذاتی چندہ روانہ کیا ہے یا کسی کی طرف سے چندہ روانہ کیا گیا ہے۔ تاکہ چندہ کا صحیح اندراج ہو سکے۔ (مینیجر بدر قادیان)

(بقیہ صفحہ ۷) ان ناکارہ گایوں کو ٹھکانے لگانے اور ملک کو ان کے زائد بوجھ سے آزاد کرانے کے لئے اگر مسلمان ایسے جانوروں کو ذبح کرلیں۔ تو سمجھدار طبقہ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ انہیں ایک گونا مسلمانوں کا ممنون ہونا چاہیئے کہ اُن کے ایسا کرنے سے صحت مند دودھ دینے والی گایوں کا چارہ ان سے چھین کر ان ناکارہ گایوں کو دینے سے سرکاری خزانہ پر زائد بوجھ ڈالنے سے بچالیا۔ اور ما سوائے اس کے اس طریق پر حاصل کردہ چمڑہ مارکیٹ میں زیادہ قیمت پا گیا۔ جو اُن کے مرجانے پر اس قدر قیمت نہ پا سکتا۔

خلاصہ کلام یہ کہ اگر گئوکشی قطعی طور پر بند کر دی جائے۔ تو ناکارہ گایوں کا مسئلہ اسی طرح ناقابل حل باقی رہ جاتا ہے۔ اور اگر ذبیحہ گاؤ کی مکمل اجازت دے دی جائے تو ہندو اکثریت کے احساسات مجروح ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمارے خیال میں اس مسئلہ کا بہترین حل یہ ہے کہ نہ تو مسلمان اس بات پر اصرار کریں کہ وہ ہر قسم کی گایوں کو ذبح کریں گے۔ (جیسا کہ خود ہمارے ہمسایہ ملک پاکستان میں بھی اس پر بعض قسم کی پابندیاں ہیں) اور نہ ہی ہندو اکثریت مسلمانوں کے ذبیحہ گاؤ کو اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔ بلکہ معقول طور پر اس کی اصلیت کو سمجھنے کی کوشش کریں:

(محمد حفیظ بقاپوری)

"امانت خاص"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق دفتر محاسب قادیان میں بھی "امانت خاص" کھولی جا رہی ہے۔ امید ہے احباب ایسا مال جو فوری طور پر ان کو درکار نہیں یا زیورات کی صورت میں ان کے پاس پڑا ہے "امانت خاص" میں جمع کروا دینگے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہر امانت دار کو عند الطلب ان کا روپیہ واپس کرنیکی ذمہ دار ہے۔ امانت داروں کو نہ کبھی پہلے دقت ہوئی ہے اور نہ بفضلہ تعالیٰ آئندہ ہوگی۔ بلکہ یہ امانت ان کیلئے دین و دنیا میں ثواب عظیم اور سلسلہ کی ترقی کا موجب ہوگی۔ انشاء اللہ۔ (ناظر بیت المال)

نقشہ تدریجی وصولی چندہ جات مئی تا فروری ۵۵-۱۹۵۴ء

احباب کرام۔ آپ اپنی اپنی جماعت کے سال رواں کے چندہ جات کی وصولی کی رفتار کا جائزہ مندرجہ ذیل نقشہ سے لے سکتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام آپ پڑھیں۔ مرکز کو یقین ہے کہ موجودہ صورت حال میں ضرور بہتر رنگ میں تبدیل ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (ناظر بیت المال قادیان)

صوبہ	NIL	۱ تا ۱۰ فیصدی	۱۱ تا ۲۰ فیصدی	۲۱ تا ۴۰ فیصدی	۴۱ تا ۶۰ فیصدی	۶۱ تا ۸۰ فیصدی	۸۱ تا ۱۰۰ فیصدی
یو۔ پی	اٹاوہ۔ جھانسی	بریلی۔ لکھنؤ۔ انگولی۔ بجو پورہ۔ امروہہ۔ سردار نگر۔ انبہٹہ	بنارس۔ علی پور کھیڑہ۔ صالح نگر۔ ننگلہ گھنو	شاہجہان پور۔ ساندھن۔ رائٹہ۔ کشن گڑھ	دہلی۔ کانپور۔ مالیر کوٹلہ۔ بسنہ	×	جے پور
بہار	بیگوسرائے	موتی ہاری مائینز۔ خانپور ملکی۔ برہ پورہ	بھاگلپور۔ مونگھیر	مظفر پور۔ سونگھڑا	پٹنہ۔ جمشید پور	×	چک مسکن
بنگال	چنڈی	بھرت پور	×	کلکتہ	×	×	×
اڑیسہ	نرگاؤں۔ جھاڑ سونگھڑہ	ڈھینکانال۔ ارکہ پٹنہ۔ او۔ ایم۔ پی۔ کندرہ ماڑہ	کٹک۔ بھدرک۔ بنگال۔ کیرنگ۔ سرلو	کرڈاپلی۔ مان کا گوڑہ	سونگھڑہ۔ پوری۔ جوڑدار	×	کوٹ۔ رنبل پور۔ بناگرہ۔ رسری پار
بمبئی	×	نند گڑھ۔ باندہ	×	بمبئی۔ ہبلی	×	×	×
حیدر آباد	×	تیماپور۔ شوراپور۔ رائچور	دیودرگ	حیدر آباد۔ اڈکور	×	×	سکندر آباد۔ یادگیر۔ چنتہ کنٹہ
مدراس و مالابار	بنگلور	کرنول۔ کوٹار	کالی کٹ	مدراس۔ شموگہ۔ ساگر۔ کننانور۔ گیبی	کرناگاپلی۔ مرکرہ	کوڈالی۔ منگلور۔ بنگارتا۔ منارگھاٹ۔ کروولائی	ٹیلی چری
کشمیر	×	سرینگر۔ آسنور۔ بیچھ مرگ۔ شوپیاں۔ مانڈوجن۔ باندی پورہ۔ یاڑی پورہ۔ ہاری پاری گام	سلواہ۔ شورت۔ لارون۔ چارکوٹ	چک ایرجہ۔ رشی نگر۔ کنی پورہ	ہموسان	×	جموں۔ بھدرواہ۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی - ۱۶ مارچ - وزیر خوراک شری اجیت پرشاد جین نے آج لوک سبھا میں اعلان کیا کہ ملک بھر میں گندم کی علاقائی نقل و حرکت پر جو پابندیاں ہیں - وہ فی الفور ختم کر دی گئی ہیں - اس وقت صرف گندم ہی ایسا اناج ہے - جس کی نقل و حرکت پر پابندیاں عاید تھیں اور اب بمبئی اور کلکتہ کی ملیں کھلی مارکیٹ میں دیسی گندم خرید کر سکیں گی - اس سلسلہ میں فوری احکام جاری کئے جا رہے ہیں - یہ اقدام کھلی منڈیوں میں بروقت مانگ پیدا کرنے اور گندم کی نئی فصل مارکیٹ میں آنے پر قیمت کے ڈھانچہ میں کمی کا رجحان روکنے کے لئے کیا گیا ہے -

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق

تازہ ترین اطلاع

ربوہ - ۱۷ مارچ - حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت اقدس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ

" اصل بیماری میں تو بہت حد تک افاقہ ہے اور سوٹی وغیرہ کے سہارے سے چند قدم چل بھی سکتے ہیں - لیکن بیماری نے جو اثر اعصاب پر پیدا کیا ہے اس کی وجہ سے فکر ہو رہا ہے - رات ایک جرمن ڈاکٹر لاہور سے آئے تھے اور آج ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش صاحب بھی لاہور سے آئے اور ان کے ساتھ ڈاکٹر افضل صاحب ہومیو پیتھ بھی آئے - ان سب کی رائے یہی ہے کہ اصل بیماری تو خدا کے فضل سے بہت حد تک دُور ہو چکی ہے - مگر اعصاب پر زیادہ اثر ہے جس کی وجہ سے مکمل جسمانی اور دماغی آرام و سکون کی ضرورت ہے -

احباب دُعائیں جاری رکھیں "

نئی دہلی - ۱۶ مارچ - لوک سبھا میں پردھان منتری پنڈت نہرو نے ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ جب سے بھارت اور روس کے درمیان تجارتی معاہدے ہوئے - دونوں ملکوں کی باہمی تجارت قدرے بڑھ گئی ہے - ۱۹۵۳ء میں بھارت نے روس کو صرف ۴۶ لاکھ کا مال بھیجا تھا - جبکہ ۱۹۵۴ء میں ۲ کروڑ ۵۲ لاکھ کا مال بھیجا گیا - ۱۹۵۳ء میں روس سے ۴۴ لاکھ کا مال درآمد کیا گیا تھا - اور ۱۹۵۴ء میں ایک کروڑ ۱۳ لاکھ کا - ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے شری نہرو نے بتایا کہ عملی طور پر بھارت نے ہند چینی کی چاروں ریاستوں کمبوڈیا - لاؤس شمالی ویٹ نام اور جنوبی ویٹ نام کو تسلیم کر لیا ہے - ان میں سے تین میں تو ہمارے قونصل جنرل قائم ہیں - اور کمبوڈیا میں سپیشل مشن قائم ہے -

۱۹۵۴ء میں ہند اور پاکستان میں رہ گئے اشخاص کی بازیابی کے کام کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے بتایا کہ مذکورہ سال میں پاکستان سے ۱۴۰ افراد ہندوستان اور ہندوستان سے ۱۱۱۴ افراد پاکستان بھیجے گئے - لیکن اس تعداد میں وہ بچے شامل نہیں ہیں - جو اغوا کے بعد پیدا ہوئے - اور اپنی ماؤں کے ساتھ گئے - ان کی تعداد بالترتیب ۱۱۲۲ اور ۱۶۳ ہے -

پٹیالہ - ۱۶ مارچ - آج پیپسو اسمبلی میں چیف منسٹر شری برش بھان نے ایک سوال کے جواب میں بتایا - مہاتما گاندھی کے مجسمہ پر پیپسو سرکار کا ۱۴ ½ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے - اس کے علاوہ ریاستی عوام کی تحریک آزادی کے بانی سردار سیوا سنگھ ٹھیکری والا کا مجسمہ بنانے کا بھی آرڈر دیا جا چکا ہے -

احمد آباد - ۱۶ مارچ - اب اس امر کا انکشاف ہوا ہے - کہ بابو راؤ جس نے چار روز پہلے ناگپور میں پنڈت نہرو پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کی تھی نے ۸ مارچ کو ڈویژنل مجسٹریٹ کو ایک دھمکی آمیز چٹھی لکھی تھی - جس میں وارننگ دی تھی - کہ کانگرس حکومت ایک ہفتہ کے اندر اندر ختم کر دی جائے گی - اس چٹھی میں بابو راؤ نے اس مجسٹریٹ کو گالیاں بھی دی تھیں - مجسٹریٹ مذکور نے یہ چٹھی ڈی - ایس - پی کے حوالے کر دی تھی - اور ہدایت کی تھی - کہ اس کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۸ تعزیرات کارروائی کی جائے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ مجسٹریٹ مذکور نے اکتوبر ۱۹۵۳ء میں دی - بابو راؤ لکشمن کے خلاف شہر سے نکل جانے کا حکم جاری کیا گیا تھا اس حکم پر ڈیڑھ سال تعمیل نہ ہو سکی تھی - اس وقت وہ لاپتہ ہو گیا تھا - یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ بابو راؤ نے دو تین ضلعوں میں مختلف ناموں سے ملازمت بھی کی ہے -

نئی دہلی - آئندہ تین ہفتوں میں، نئی دہلی ڈپلومیٹک سرگرمیوں کا مرکز بنا رہے گا - برمی وزیر اعظم رونو اور کمبوڈیا کے سابق شاہ دہلی آ رہے ہیں - مسٹر رونو امریکی وزیر خارجہ ڈلز کے ساتھ بات چیت ہوئی - اور اپنے دورہ چین کے تاثرات سے شری نہرو کو آگاہ کریں گے - مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر بھی بھارت آ رہے ہیں - وہ شری نہرو کے ساتھ اس کے خط میں توسیع کرنے کے سوال پر بات چیت کریں گے -

جالندھر - ۱۷ مارچ - پچھلے چند ماہ کے دوران زرعی اجناس کی قیمتوں میں جو حیرت انگیز کمی واقع ہوئی ہے - وہ پچھلی جنگ عظیم کے بعد اب تک دیکھنے میں نہیں آئی - اور یہ نرخ دن بدن گرتے ہی جا رہے ہیں - پچھلے چھ ماہ کے عرصہ میں اشیا کی قیمتوں میں کمی ہوئی ہے - اس کا اندازہ مندرجہ ذیل بھاؤ سے لگایا جا سکتا ہے -

چھ ماہ پیشتر کے نرخ	اور موجودہ نرخ
گندم -/۱۵ روپیہ	۱۱/۴ روپیہ
چنے -/۱۰ روپیہ	-/۶ "
گھی -/۲۳۰ "	-/۱۶۵ "
بناسپتی -/۴۲ "	-/۲۴ "
تیل سرسوں -/۷۰ "	-/۴۰ "
بیسن -/۱۵ "	-/۸ "
کھل بنولہ -/۸ "	۳/۸ "
کھل سرسوں -/۹ "	۵/۸ "
سبزہ چارہ ۱/۱۲/- "	۰/۸

زرعی اجناس سستے ہونے کے باوجود اُن سے پیدا ہونے والی اشیا کی قیمتوں میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوئی - بلکہ مٹھائیاں دودھ اور دوسری اشیا اسی بھاؤ بک رہی ہیں - کارخانوں میں تیار ہونے والے عام ضروریات کے مال کی قیمتیں بھی ابھی جوں کی توں ہیں - اگرچہ مرکزی سرکار نے گندم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے کے سلسلہ میں عائد شدہ تمام پابندیاں ختم کر دی ہیں لیکن اس کے باوجود عام زمینداروں اور بیوپاریوں کا یہ خیال ہے کہ نئی فصل کی گندم دس روپیہ من سے بھی کم قیمت پر بکے گی - اور چند سالوں تک گندم کی قیمت چار پانچ روپیہ من تک پہنچ جائے گی -

بنکاک - ۱۷ مارچ - امریکہ نے جنوب مشرقی ایشیا میں سیاٹو کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا ہے - چنانچہ اس سلسلہ میں تھائی لینڈ کو امریکی فوجوں کی بڑی چھاؤنی بنایا جا رہا ہے - جس کے ماتحت امریکہ تھائی لینڈ میں فوج کے دس ڈویژن کھڑے کرے گا - جنہیں امریکن فوجی افسر تربیت دیں گے اور اُن فوجیوں کو امریکہ جدید ترین اسلحہ سے مسلح کرے گا - یہ دس ڈویژن فوج اسی سال کے اندر اندر تیار ہو جائے گی - تھائی لینڈ میں کمبوڈیا اور لیاؤس کے فوجی افسروں کو تربیت دینے کا بھی انتظام کیا گیا ہے -

مدراس - ۱۷ مارچ - مدراس سرکار صوبہ میں شراب نوشی کی روک تھام کے لئے نشہ بندی ایکٹ کو مزید سخت کر رہی ہے - اور اس ایکٹ میں یہ اہم ترمیم کی جا رہی ہے کہ ایکٹ ہذا کے تحت سنگین جرائم بلا ضمانت جرم قرار دے دیئے جائیں - اور عدالتوں کے لئے کم سے کم جرمانہ کی ایک حد مقرر کر دی جائے - اس سلسلہ میں مدراس سرکار نے پلاننگ کمیشن کو ایک مراسلہ بھیجا ہے - جس میں یہ کہا گیا ہے - کہ اگرچہ گذشتہ پانچ سالوں سے صوبہ میں مکمل نشہ بندی رائج ہے - مگر اس کے باوجود جرائم میں کمی ہونے کی بجائے اضافہ ہو رہا ہے - اس سلسلہ میں آج مدراس اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ نشہ بندی قانون کے ناکام رہنے کی دو وجوہات ہیں پہلی یہ کہ ناجائز شراب کی تجارت نہایت منفعت بخش ہے - اور دوسری یہ کہ نشہ بندی ایکٹ کی رو سے دی جا رہی سزائیں ناکافی ہیں - اس سلسلہ میں گذشتہ سالوں کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۵۰-۱۹۴۹ء میں جہاں اس ایکٹ کی خلاف ورزی کے ۶۷۶۵۰ کیس ہوئے وہاں ۵۳-۱۹۵۲ء میں یہ تعداد بڑھ کر ۱۳۵۸۷۹ ہو گئی اور اگست ۱۹۵۳ء سے مارچ ۱۹۵۴ء تک ۵۲۶۰۰ کیس ہو چکے ہیں -

مسعود احمد